بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدرٍ وَّ اَنتُم اَذِلَّۃٌ

جلد46   شمارہ 24

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 100روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20پونڈیا40ڈالر امریکن۔بذریعہ بحری ڈاک10پونڈ یا20 ڈالرامریکن۔

6صفر1418ہجری12احسان1376ہش12جون1997ء

ہفت روزہ بدر قادیان۔143516

اخبار احمدیہ

لندن ۳۰ مئی (ایم ٹی اے) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت ہیں الحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس سال کے اختتام میں چند ماہ اور اس صدی کے اختتام میں صرف چند سال باقی ہیں اور آئندہ انشاء اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعت کو عظیم ترقیات ملنے والی ہیں لھذا حضور نے شکر واحسان کو اختیار کرتے ہوئے تبلیغ وتربیت پر بہت زور دینے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی و خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعا کرتے رہیں۔اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ و امرہ۔

خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو

دیکھو یادر کھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا، یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کیلئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہر گز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے، اُسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہر گز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے۔ تو کوئی بھی جرأت کر کے نہیں جاتا حتی کہ اگر حکام بھی حکم دیویں تو بھی ترساں اور لرزاں جائے گا۔ اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا کہ کہیں مجھ کو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا کہ مفوضہ کام کو جلد پورا کر کے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے جسقدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہوگی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ہر کہ عارف تراست ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادر مطلق ہے۔ اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔ بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہر گز حاصل نہیں ہو سکتا وہ اس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کیلئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔

(ملفوظات جلد ہفتم)

حضرت امیر المومنین کا دورہ ہالینڈ یکم تا ۵ مئی ۹۷ء

ذوالفقار علی بھٹو۔ شاہ فیصل اور ضیاء الحق مولویوں کے نزدیک اسلام کی سب سے بڑی خدمت کرنے والے تھے لیکن خدا کی تقدیر نے ان سے جو سلوک فرمایا نہایت عبرتناک ہے

نن سپیٹ میں جماعت احمدیہ ہالینڈ کا عظیم الشان اٹھارواں جلسہ سالانہ

☆...... امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت

☆...... مردوں کے جلسہ میں افتتاحی واختتامی خطابات کے علاوہ مستورات کے جلسہ سے خطاب

☆...... پر معارف مجالس سوال وجواب اور خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یکم مئی بروز جمعرات لندن سے ہالینڈ کیلئے روانہ ہوئے اور اسی شام رات ساڑھے دس بجے نن سپیٹ (ہالینڈ) پہنچے جہاں آپ نے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے ۱۸ ویں جلسہ سالانہ میں بنفس نفیس شرکت فرما کر حاضرین کو اپنے روح پرور خطابات سے نوازا۔ متعدد افراد اور خاندانوں کو حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی اور مجالس عرفان کے علاوہ غیر از جماعت مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال وجواب بھی منعقد ہوئیں۔ حضور ایدہ اللہ کے اس دورہ کی مختصر رپورٹ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

یکم مئی کو صبح آٹھ بجے حضور ایدہ اللہ مسجد فضل لندن سے تین کاروں کے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے مسجد کے صحن میں موجود حاضر احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور دعا کروائی۔ ساڑھے گیارہ بجے برطانیہ کی بندرگاہ Harwich سے فیری پر سوار ہو کر ہالینڈ کی بندرگاہ Hook of Holland پہنچے جہاں مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ اور چند دیگر احباب استقبال کیلئے موجود تھے۔ یہاں سے قافلہ نن سپیٹ کیلئے روانہ ہوا۔ راستہ میں دی ھیگ کے قریب کچھ دیر کیلئے حضور نے مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب اور صاحبزادی مونا سلمہا اللہ کے گھر قیام فرمایا اور پھر قریباً ساڑھے دس بجے بیت النور نن سپیت ہالینڈ میں ورود فرما ہوئے جہاں احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔

۲ر مئی جماعت احمدیہ ہالینڈ کے جلسہ کا پہلا روز تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ سے قبل بیت النور کے باہر لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے ہالینڈ کا قومی پرچم لہرایا۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جلسہ کا باقاعدہ افتتاح خطبہ جمعہ کے ساتھ عمل میں آیا۔ ساڑھے پانچ بجے مختلف افراد اور خاندانوں نے حضور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور چند خدام کے ساتھ سائیکلنگ کیلئے تشریف لے گئے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۲)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

پروفیشنل تعلیم اور اخلاقیات

(۲)

گزشتہ اشاعت میں یہ سلسلہ گفتگو جاری تھا کہ آج کے اس دور میں جہاں پروفیشنل تعلیم بے حد ضروری ہے وہیں اس کے غلط نفاذ اور استعمال کی وجہ سے بہت سی بُرائیاں بھی معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہیں۔ ہم نے ذکر کیا تھا کہ ڈونیشن کے نام پر اُمراء اپنے بچوں کیلئے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور بالعموم ذہن میں یہ رکھتے ہیں کہ بعد تکمیل تعلیم یہ خرچ کردہ رقم کسی بھی طرح وصول کی جائے گی اور یہ کہ جن بچوں کو زبردستی داخلے دلائے جاتے ہیں وہ اس قدر محنت واخلاص سے تعلیم حاصل نہیں کرتے جس سے ان کے متعلق یہ کہا جا سکے کہ وہ مستقبل میں قوم کے حق میں مفید وجود بن سکیں گے۔ لہذا پروفیشنل تعلیم کے تعلق سے سالہا سال کے ان تجارب کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اصلاحی قدم اُٹھائے جانے کی فوری ضرورت ہے۔

(۱)۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قسم کے تمام کورسز کے ساتھ اخلاقیات کے اسباق بھی ساتھ ساتھ ضرور دینے چاہئیں تاکہ انہیں عوام و سماج کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہو ان میں بے لوث خدمت خلق کا جذبہ جاگے اور ان کے اندر غریب انسانوں کی ہمدردی جوش مارے ہمارے سکولوں اور کالجوں میں عام تعلیم کے دنوں میں تو زبان سکھانے کے بہانے بعض اسباق کے ذریعہ بچوں کو نیکی اور ہمدردی کی تعلیم دی جاتی ہے اور انہیں بزرگوں کے نیک نمونے بتائے جاتے ہیں لیکن جونہی نوجوان ان کورسز میں داخلے لیتے ہیں تو سوائے ان متعلقہ کتب کے کیڑے بنے رہنے کے اور مستقبل میں کمائیوں کے حسین خواب دیکھنے کے ان کو کچھ اور نہیں سوجھتا۔

(۲)۔ دوسری اصلاح اس میں یہ بھی ہونی چاہئے کہ مذکورہ تمام کورسز میں داخلے صرف اور صرف ذہین اور لائق طلباء کو ملنے چاہئیں اس کیلئے بھاری رقوم خرچ کر کے ڈونیشن کا طریق یا سفارشی کوٹوں کا سسٹم بالکل ختم کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اس طرح حقیقی عالم نہیں بنتے بلکہ پیشہ ور لوگ تیار ہوتے ہیں حقیقی عالموں کے متعلق تو فرمان الٰہی ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰوء کہ حقیقی عالم کے دل میں تو خشیت الٰہی کا جذبہ موجزن ہوتا ہے اور اس کے مطابق ہی وہ بنی نوع انسان سے احسان کا سلوک کرتا ہے۔

(۳)۔ اس طرح ایسے علوم کا حصول اس قدر آسان بنایا جانا چاہئے کہ گاؤں گاؤں میں نوجوان ان علوم سے فیضیاب ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اس سے جہاں بے روزگاری کے مسائل کا حل نکلے گا وہیں نوجوانوں میں بڑھتے ہوئے جرائم سے بھی چھٹکارا ملے گا۔ اس وقت حالت یہ ہے کہ قریباً پورے ملک میں ہی نوجوانوں میں دن بدن جرائم بڑھتے جا رہے ہیں صرف صوبہ پنجاب میں ڈولپمنٹ اور کمیونیکیشن انسٹی چیوٹ کی جانب سے پیش کردہ رپورٹ کے مطابق ۱۹۹۱ء میں شہری علاقوں میں ۱۶ سے ۳۰ برس کی عمر کے گروپ میں پکڑے گئے نوجوانوں کی تعداد ۱۴ لاکھ تھی جو کہ پورے ملک میں جرائم میں گرفتار کئے گئے کل اشخاص کا ۵۴ فیصد ہے یہ اس صوبہ کا حال ہے جس کو ملک کے خوشحال ترین صوبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان بے روزگار نوجوانوں میں مایوسی کے باعث جرائم کے ساتھ ساتھ نشیلی اشیاء کے استعمال کی لت بھی پڑ جاتی ہے۔ سیکس سے متعلق جرائم میں اضافہ ہوتا ہے۔

پس نہایت ضروری ہے کہ ایک طرف تو تعلیم کو عام کیا جائے اور دوسری طرف حصولِ تعلیم کے اس غلط طریقہ کو دور کیا جائے جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو کچھ لوگ دو دو ہاتھوں سے ناجائز دولت اکٹھا کرتے ہیں اور دوسری طرف آزادی کے پچاس سال گزرنے کے بعد بھی ۸۰ فیصد لوگ غریبی کی سطح سے بھی نیچے کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔

اسلام تو ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے علم حاصل کرنے کو ایک فریضۂ لازمی قرار دیتا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو پہلے روز ہی فرشتہ نے یہ ارشاد ربانی سنایا تھا۔

اقراء باسم ربک الذی خلق۔ خلقِ الانسان من علق۔ اقراء و ربّک الاکرم الّذی علم بالقلم۔ علم الانسان مالم یعلم۔ (علق۔۱۔۶)

ترجمہ :۔ پڑھ اپنے رب کا نام لے جس نے انسان کو علق سے یعنی گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ اپنے معزز رب کا نام لے کر جس نے انسان کو قلم سے سکھایا اور وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

مذکورہ آیت قرآنی میں :

(۱) علم حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

(۲) انسان کو علق سے پیدا کرنے کا ذکر فرما کر اس میں گویا یہ بھی اشارہ فرمایا گیا ہے کہ انسان کا انسان کے ساتھ حقیقی تعلق اور جذبہ ہمدردی حقیقی علم سے ہی پیدا ہوتا ہے۔

(۳) نیز فرمایا کہ وہ لوگ قابلِ عزت رب کے قابلِ عزت بندے ہیں جو علم سیکھتے ہیں اور قلم کے ذریعہ اوروں کو سکھاتے ہیں۔

(۴) اسی طرح فرمایا کہ اگر تم علم کے حصول کی کوشش کرو گے تو اللہ رب العزت ہر دور میں تم لوگوں کو وہ کچھ سکھاتا چلا جائے گا جو گزشتہ دور کے لوگ حاصل نہیں کر سکے۔

اسی حکم ربانی کی روشنی میں سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان مرد و عورت کو مخاطب کر کے فرمایا "طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم و مسلمة (ابن ماجہ)

یعنی علم کی طلب ہر مسلمان مرد و عورت کیلئے فریضہ ہے۔ پھر فرمایا

اطلبوا العلم ولوکان بالصین (البیھقی)

یعنی علم کو طلب کرو خواہ تمہیں چین جیسے دور دراز ملک کا ہی کیوں نہ سفر کرنا پڑے۔ اس طرح فرمایا :۔

ان الملئکة لتضعُ اجنحتها لطالب العلم رضی بماطلب (مسند احمد)

کہ فرشتے خوش ہو کر طالب علم کیلئے اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں۔

یہ ایک تصویری کلام ہے جس کا مطلب ہے کہ حصول علم اس قدر عظیم اور قابل تحسین کام ہے کہ طالب علم کی سہولت کی خاطر فرشتے بھی اپنے پروں کو پھیلاتے ہیں یعنی اللہ ایسے حالات پیدا فرماتا رہتا ہے جس کے نتیجہ میں طالب علم کو میدان علم میں سہولت مہیا ہوتی ہے۔

لیکن اس دور کی بدقسمتی یہ ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم کو نظر انداز کر کے اور اُسے پسِ پُشت ڈال کر آج کے دور کے ملاں کبھی تو یہ شور ڈالتے ہیں کہ مسلمانوں کیلئے انگریزی سیکھنا منع ہے تو کبھی علم سیکھنے والی عورتوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں ان کے سکولوں کالجوں میں داخلے پر پابندی لگاتے ہیں۔

اس نحوست کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ مسلمان آج اپنی تعداد کے لحاظ سے ہمہ اقسام کے علوم کے سیکھنے میں نہایت پچھڑے ہوئے ہیں اور اسی کے مطابق حکومت کی اعلیٰ ملازمتوں میں بھی آبادی کے اعتبار سے اُن کی اوسط نہایت گری ہوئی ہے۔ اگرچہ یہ بات بھی قابل تسلیم ہے کہ بعض مواقع پر تعصب بھی برتا جاتا ہے لیکن ہم اس امر کا برملا اظہار کرنے سے ہرگز رُک نہیں سکتے کہ اس تعصب سے کہیں بڑھ کر خود مسلمانوں کی جہالت اور لاعلمی ان کے تنزل کی ذمہ دار ہے مذہب کے ٹھیکے دار ایک طرف تو علم پر اور علم حاصل کرنے والوں پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں انگریزوں کے زمانے پر انگریزی پر کفر کے فتوے تھے اور اب ہندی کو ہندوؤں کی زبان بتایا جاتا ہے۔

آج وطنِ عزیز میں لاکھوں مسلمان بچے ایسے ہیں جنہوں نے زندگی میں کبھی سکول کا منہ نہیں دیکھا جنہوں نے کبھی کتاب کو ہاتھ تک نہیں لگایا جو صبح اُٹھ کر اپنے ماں باپ کے ساتھ ان کے روزمرہ مزدوری کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں، جن کے بال بکھرے ہوئے کپڑے پھٹے ہوئے، ہاتھ پاؤں میل سے اَٹے ہوئے اور جو اندرونی طور پر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور جو صاف ستھرے اور پڑھے لکھے انسانوں یا ان کے بچوں کو دیکھ کر اس طرح گھبراتے اور خوفزدہ ہوتے ہیں جیسے جنگل کے جانور شہروں میں آکر بدکتے ہیں۔ جی ہاں وسیع ہندوستان کے ہزاروں دیہاتوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمان بچے شہروں میں آپ کو ایسے بھی ملیں گے جو مکھیوں اور چوہوں کی طرح صبح ہوتے ہی گندگی کے ڈھیروں کی طرف دوڑتے اور وہاں سے خالی ڈبے کاغذ اور دوسرے سامان اکٹھا کرتے ہیں یہ بچے چونکہ پڑھ نہیں سکے۔ بے چارے جاہل رہ گئے اس لئے ملاؤں کے نزدیک یہ تو پکے مسلمان ہیں لیکن جو انگریزی کی تعلیم حاصل کر کے باعزت زندگی بسر کریں یا وہ لڑکیاں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تو ان کے نزدیک یہ کافر ہیں۔

میں اپنے جذبات کے بہاؤ میں کہاں سے کہاں چلا گیا کہنا صرف اس قدر تھا کہ مسلمانوں کی موجودہ پسماندگی اور اوروں کے مقابلہ میں ان کی کم تری دراصل علم کی کمی کی وجہ سے ہے۔ اس لحاظ سے اسلام اور مسلمانوں کے ٹھیکیدار کہلانے والوں کو مسلمانوں کے حق میں ریلیاں کرنے اور احتجاج کرنے سے پہلے انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کرنا چاہئے۔

اگر سمجھو تو ہم آخر پر نہایت درد بھرے دل سے ایک بات سمجھاتے ہیں کہ خدا نے نہ صرف مسلمان قوم کیلئے بلکہ روئے زمین کی تمام اقوام کیلئے قادیان سے ایک اُمید کی کرن دکھائی ہے اس کے دامن سے اگر وابستہ ہو جاؤ تو نہ صرف یہ کہ تمہارا دین سنور جائے گا بلکہ تم دنیا کے بھی معلم و محسن بن سکتے ہو۔ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

(منیر احمد خادم)

...... منقولات ......

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ نے حیرت انگیز ترقی کی ہے
قادیانیوں کی مذمت کی بجائے ہمیں اپنے رویے پر غور کرنا چاہئے
عرب نیوز کے ایڈیٹر ان چیف عبد القادر طاش کا بیان

جدہ۔ اخبارات کی اطلاعات کے بموجب احمدیہ انٹرنیشنل ٹیلی ویژن نے اب اپنے پروگرام میں توسیع کر کے روزانہ ۲۴ گھنٹے پروگرام ٹیلی کاسٹ کرنا شروع کر دیا ہے۔ لندن میں احمدیہ ٹی وی اسٹیشن کا قیام ۱۹۹۱ء میں ہوا۔ لندن کے علاوہ یورپ کے دیگر حصوں کے لئے وہ روزانہ تین گھنٹے اور ایشیائی ممالک کیلئے روزانہ ۱۲ گھنٹے پروگرام ٹیلی کاسٹ کرتا ہے چھ سالوں کے قلیل عرصے میں اس نے حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اس کا اصل مقصد اسلام کے متعلق گمراہ کن خیالات کی اشاعت ہے واضح رہے کہ قادیانیوں کو ان کے عقائد کی بناء پر خارج از اسلام تصور کیا جاتا ہے۔

عرب نیوز کے ایڈیٹر ان چیف مسٹر عبد القادر طاش نے کہا ہے کہ اس کیلئے قادیانیوں کی مذمت کرنے کے بجائے ہمیں اپنے رویے پر غور کرنا چاہئے اسلام کی حقیقی تعلیمات کی اشاعت کیلئے ہم جدید ذرائع ابلاغ کے استعمال میں کیوں ناکام ہیں ایک طویل عرصے سے اس سمت میں ہماری جدوجہد کیوں رنگ نہیں لا رہی ہے۔

(آزاد ہند کلکتہ ۱۱ر مارچ ۹۷ء)

خطبہ جمعہ

جماعت کو ایسے صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشے رکھتے ہوں

(جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ ۱۹۹۷ء سے خطاب)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ / مارچ ۱۹۹۷ء بمطابق ۲۸ / امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-
أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -
الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -
اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

فبما رحمةٍ من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك فاعف عنهم واستغفرلهم و شاورهم فى الامر فاذا عزمت فتوكل على الله ان الله يحب المتوكلين- ان ينصركم الله فلا غالب لكم و ان يخذلكم فمن ذاالذى ينصركم من بعده و على الله فليتوكل المؤمنون-

(سورۃ آل عمران : ۱۶۰-۱۶۱)

یہ آیات جو سورہ آل عمران سے لی گئی ہیں نمبر ۱۶۰ اور ۱۶۱ آیات ہیں- یہ مجلسِ شوریٰ کے افتتاح کے موقع پر عموماً پڑھی جاتی ہیں اور ان کا شوریٰ سے ہی تعلق ہے- آج سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ پاکستان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے جو تین دن تک جاری رہے گی ان کی یہ خواہش تھی کہ حسب سابق میں ایم-ٹی-اے کے ذریعے خود اس مجلس شوری کا افتتاح کروں- اگرچہ رسمی کارروائی کچھ کمیٹیاں بنانے کی اس سے پہلے شروع ہو چکی ہے اور گزشتہ سال بھی اسی طرح ہوا تھا مگر باقاعدہ شوریٰ کا آغاز اس خطاب سے ہوتا ہے جس میں ہم اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف پاکستان ہی کے ساتھ شامل نہیں بلکہ دنیا کی سب جماعتوں کے ساتھ شامل ہیں-

اس ضمن میں ایک یہ بات بھی سمجھانی ضروری ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام شوریٰ اتنا پھیل چکا ہے اور مختلف ممالک میں مجالس شوریٰ قائم کی جا چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال ان کی مجالس جماعتی روایات کے مطابق بیٹھتی اور دعاؤں کے ساتھ شروع ہوتی، دعاؤں کے ساتھ ختم ہوتی ہیں لیکن میرے لئے اب یہ ممکن نہیں رہا کہ ہر مجلس شوریٰ میں اس طرح شامل ہوں جس طرح میں آج شامل ہو رہا ہوں- مطالبے آتے ہیں اور مطالبوں میں تو کوئی حرج نہیں، نیکی کی بات ہے، مگر یہ ممکن نہیں کہ ہر مجلس شوریٰ کو اسی طرح، اتنی ہی اہمیت دی جائے جتنی پاکستان میں ہونے والی مجلس شوریٰ کو ہے- یہ اہمیت کے پیش نظر بعض دفعہ میں شامل ہو بھی سکتا ہوں اور ہو جایا کروں گا اگر خدا نے توفیق دی مگر اکثر صورتوں میں یہ ممکن نہیں ہو گا-

پاکستان کی مجلس شوریٰ کو جو غیر معمولی فوقیت حاصل ہے یہ اللہ کا فضل ہے جس میں کسی کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں- وہ جماعت احمدیہ کے تربیت یافتہ بزرگ جنہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے تربیت پائی اور پھر ان کے بعد آنے والے تابعین جنہوں نے صحابہ سے سیکھا ان کو ایک اپنا الگ مقام اور ایک مرتبہ، ایک فضیلت حاصل ہے جس میں کسی حسد کا سوال نہیں- رشک کا بھی اسی حد تک سوال ہے کہ ان کے لئے دعائیں کی جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو مقام انہیں عطا فرمایا ہے اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق بخشے مگر ویسے لوگ، جیسا اجتماع ان لوگوں کا ہوتا ہے اور پھر ان کا جو اول تابعین سے تربیت پا کر ساتھ اکٹھے ہوئے ہیں دنیا میں دوسری جگہ ممکن ہی نہیں ہے- اس لئے جس گروہ کو خدا فضیلت دے دے کوئی اس سے فضیلت چھین نہیں سکتا، نہ اسے حق ہے کہ اس پر اعتراض کرے- تبھی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق بھی اور آپ کی بعثت ثانیہ کے متعلق بھی قرآن کا یہی بیان ہے "ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء والله ذوا الفضل العظيم"- یہ تو اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے وہ دیتا ہے، جسے چاہے گا دے گا اور وہ ذوالفضل العظیم ہے اس کے بے انتہا فضل ہیں اس کے پاس-

ذوالفضل العظیم میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا عظیم مرتبہ بھی بیان ہو گیا- مگر دوسروں کے لئے یہ پیغام بھی ہے کہ جو خدا اتنا عظیم فضل فرما سکتا ہے ایک پر، وہ دوسرے پر بھی اور فضل فرما سکتا ہے اس لئے اللہ سے فضل چاہا کرو اور یہ نہ دیکھا کرو کہ فلاں کو فضل کیوں عطا کیا کیونکہ جس کو بھی خدا فضل عطا کرے اللہ کا کام ہے وہی بہتر جانتا ہے کہ کس کو کس حد تک فضل عطا کیا جائے گا- پس جماعت احمدیہ پاکستان کی شوریٰ کو اس وقت جو غیر معمولی فضل عطا ہے اس کی وجہ میں نے آپ کے سامنے بیان کر دی ہے اس لئے ہر سال ہونے والی مجالس شوری اسی خطاب کو اپنا خطاب بنا لیا کریں- اور یہ **خطاب جو میں مجلس شوریٰ پاکستان سے کر رہا ہوں اس میں نصائح ہیں، ان سب کے لئے ہیں جو مختلف ممالک میں مجالس شوریٰ اس سال منعقد ہوں گی-**

ویسے مجالس شوریٰ سے تعلق میں جو خطبات ہیں ان کا تعلق کسی ایک سال سے نہیں بلکہ ہمیشہ رہنے والی دائمی ضرورتوں سے ہے- مگر اس پہلو سے حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات بھی آج تک ہماری راہنمائی کرتے ہیں- حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ارشادات اگرچہ مجلس شوریٰ اس طرح قائم نہیں تھی وہ بھی اب تک ہمارے لئے راہنما ہیں- حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جس رنگ میں مشوروں کی بنیاد ڈالی وہ بھی ہمارے لئے راہنما اصول ہیں اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کا مجلس شوریٰ سے متعلق ہماری راہنمائی فرمانا جس کی آگے یہ سب مثالیں بنی ہیں جس کی متابعت میں یہ سارے مجلس شوریٰ کے طریق جاری ہوئے جن کی طرف میں نے اشارہ کیا ہے پس اس زمانے سے شروع کر کے پیچھے کی طرف میں چلا ہوں تو یہ ساری چیزیں آخر قرآن تک جا پہنچتی ہیں اور قرآن کا بہترین مطلب حضرت اقدس محمد ﷺ جانتے تھے-

اس پہلو سے آج کی مجلس شوریٰ کے لئے جو میں نے چند نصائح کرنی ہیں ان کی بنیاد انہی آیات کریمہ پر ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں "فبما رحمةٍ من الله لنت لهم" اس رحمت کی وجہ سے، اس خاص رحمت کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے تجھے عطا فرمائی "لنت لهم" تو ان کے لئے نرم ہو گیا، ان غلاموں اپنے ساتھیوں کے لئے نرم ہو گیا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا "و لو كنت فظاً غليظ القلب" اگر تو بدخو ہوتا اور غلیظ القلب، سخت دل والا ہوتا "لانفضوا من حولك" وہ تیرے اردگرد سے چھوڑ کر تجھے چلے جاتے "فاعف عنهم" پس ان سے عفو کا سلوک فرما "واستغفرلهم" ان کے لئے بخشش طلب کرتا رہ "و شاورهم فى الامر" اور ان سے مشورے بھی کیا کر "فاذا عزمت فتوكل على الله" پس جب تو فیصلہ کر لے تو پھر توکل اللہ پر رکھنا ہے "ان الله يحب المتوكلين" یقیناً اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے-

ان آیات کی بارہا تلاوت بھی کی گئی اور ان سے روشنی لے کر بہت سے اہم مضامین بھی جماعت کے سامنے بیان کئے گئے مگر ہمیشہ جب ان کی دوبارہ تلاوت کی جاتی ہے تو کچھ اور بھی ایسے عقل و نظر کے گوشے ہیں جن پر یہ آیات خصوصیت سے روشنی ڈالتی ہیں۔ پس لازم نہیں کہ ہر دفعہ وہی بات دہرائی جائے اور نہ دہرائی جاسکتی ہے کیونکہ ہر موقع پر یہ آیت اپنا کوئی نہ کوئی پہلو نمایاں طور پر سامنے پیش کر دیتی ہے۔ اس پہلو سے آج اس آیت کریمہ کے تعلق میں میں یہ بات سامنے رکھنا چاہتا ہوں "**فبما رحمةٍ من الله لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب**" ان دو آیات کو اکٹھا پڑھنے سے یہ جو خیال گزرتا ہے کہ تو نرم ہے اس لئے تیرے ارد گرد اکٹھے ہیں اور ان کو اکٹھا رکھنے کے لئے تجھے نرم رہنا چاہئے یہ غلط تاثر ہے یہ مضمون نہیں ہے۔ مضمون یہ ہے کہ تیرا ان پر نرم ہونا ان کا بنیادی حق نہیں ہے کیونکہ ان میں بدخو بھی ہیں، ان میں بدکلام لوگ بھی ہیں جو تیرے ارد گرد اکٹھے ہوئے ہیں ان میں ہر قسم کے انسان موجود ہیں لیکن یہ تیری رحمت ہے کہ تجھے سب دنیا کے لئے رحمت بنایا گیا ہے۔ اور اس لئے کہ تو بنی نوع انسان میں سے ہر ایک کے لئے رحمت ہے ان میں ہر قسم کے لوگ شامل ہوں گے، ہر نوع کے لوگ شامل ہوں گے تجھے ان سب کے لئے رحمت بنایا جانا ثابت کرتا ہے کہ ایک ایسی عظیم فضیلت ہے جس کے نتیجے میں تو لازماً سب کے لئے نرم ہے۔ اپنے ہوں، غیر ہوں، دشمن ہوں، ان کے لئے بھی تو نرم ہے۔ پس تیرا نرم ہونا کسی ضرورت کے پیش نظر نہیں ہے، کسی حکمت عملی کے پیش نظر نہیں۔ یہ نتیجہ کہ نرم ہو حکمت عملی کی خاطر، اس لئے نکالنا غلط ہے کہ آخر پر تان توکل پہ توڑی گئی ہے کہ ان لوگوں پر تیرا اسہارا نہیں ہے۔ تو ان کا ایسا ضرورت مند نہیں کہ تجھے چھوڑ کر چلے جائیں تو گویا تیرے سارے کام بگڑ جائیں گے۔ ایک ادنیٰ سا کام بھی تیرا نہیں بگڑے گا کیونکہ اللہ پر توکل ہے اور اللہ تیرے جیسے توکل کرنے والوں سے تو محبت کرتا ہے تجھے ضرورت کیا ہے کسی کی خوشامد کی، کسی کے سامنے جھکنے کی۔ پس جھکنا ایک احسان ہے، جھکنے کی غرض احسان ہے اور وہ احسان ایسا ہے جو طبیعت میں داخل فرما دیا گیا ہے اس کے سوا محمد رسول اللہ کچھ کر ہی نہیں سکتے تھے کیونکہ اللہ نے تمام دنیا کے لئے رحمت بنایا اور اس کے نتیجے میں دل ایسا نرم ہو گیا کہ دشمنوں کے لئے بھی وہ بے حد ملائم تھا تو اپنوں کے لئے رؤوف و رحیم کیوں نہ بنتا۔

پس یہ خیال غلط ہے کہ اس وجہ سے تو نرم ہو کہ یہ لوگ تجھے چھوڑ نہ جائیں دوسری جگہ آیات اس بات کو خوب کھول رہی ہیں کہ سارے بھی چھوڑ جائیں تو ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں۔ جس کا خدا اسہارا ہو اس کو کسی اور پر انحصار کی ضرورت کیا ہے مگر اس میں اشارۃً ان کے لئے ضرور نصیحت ہے جو محمدؐ رسول اللہ کے مقام پر فائز نہیں ہیں اور جو بھی مقام ان کو ملتا ہے آپ کی غلامی سے ملتا ہے۔ پس اس پہلو سے ان کے لئے دو نصیحتیں ہیں ایک یہ کہ رحمتہ للعالمین کے غلام ہو تو پھر تمہیں بھی رحمت کا نمونہ دکھانا ہوگا اور یاد رکھنا کہ اگر دل کی سختی کے نتیجے میں یا کلام کی سختی کے نتیجے میں لوگ محمدؐ رسول اللہ کو چھوڑ سکتے ہیں تو تم کس باغ کی مولی ہو، تمہاری کیا حیثیت ہے تمہیں لازماً چھوڑ کر چلے جائیں گے اس لئے یہاں احتیاط کے طور پر یہ نصیحت ہے نہ کہ انحصار کے طور پر۔

فرمایا محمد رسول اللہ کے اخلاق سیکھو، توکل خدا پہ رکھو مگر غلامی محمد مصطفیٰ کی اختیار کرو اور اس نمونے پر چلو تو از خود تم لوگوں کے لئے جاذب نظر ہو جاؤ گے، جاذب قلب و نظر ہو جاؤ گے ۔ ان کے دلوں کو بھی کھینچو گے ان کی نگاہوں کو بھی کھینچو گے اور شوریٰ کا تعلق مرکزیت سے ہے۔ پس مجلس شوریٰ میں جن خاص صفات کی ضرورت ہے اس کے قیام کے لئے اس سے وابستہ مفادات کو ہمیشگی دینے کے لئے یہ مضمون ان صفات کی طرف اشارہ فرما رہا ہے۔ پس اول تو وہی ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک محسن انسانیت کے طور پر جو صفات رکھتے تھے ان کی بے اختیار جلوہ گری تھی جس نے دلوں کو کھینچا ہوا تھا مگر ہرگز مقصد یہ نہیں تھا کہ اگر میں نرم نہ ہوا تو لوگ بھاگ جائیں گے اگر یہ مقصد ہو تو پھر ایسے اخلاق کی کوئی بھی قیمت نہیں ہوا کرتی پھر ایسے اخلاق دنیا کی نظر سے چھپا نہیں کرتے اور دنیا لازماً حقیقت کو جان لیتی ہے۔

دیکھو آج کل جو ڈیماکریسی کا دور ہے الیکشنز ہوتے ہیں تو بڑے بڑے لوگ اپنے علاقے کے جب یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو ووٹ دیں تو کس طرح گر گر ان کے دروازے کھٹکھٹاتے، ان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، بڑا ہی حسن و احسان کا سلوک کرتے ہیں کہ ہم تو آپ کے خادم ہیں آپ کی خاطر مصیبت میں پڑے ہوئے ہیں، آپ ہمیں ووٹ دیں گے تو آپ کی خدمت کا موقع ملے گا۔ اور جب ایک دفعہ منتخب ہو جائیں تو درمیان میں دربان حائل، دروازے حائل، اونچے محل حائل اور ان کو وقت ہی نہیں ملتا کہ ان غریبوں کے پاس دوبارہ جا کر ان کا شکریہ بھی ادا کر سکیں اور ان کی ضرورتیں پوری کرنے کا تو کوئی تصور اکثر رکھتے ہی نہیں۔ پس ایسے وعدے جو ووٹ مانگنے کے لئے کئے جائیں ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں، سب دنیا جانتی ہے ان کی کیا حقیقت ہے۔ وہی خدمت کرنے والا عوام کی خدمت کرتا ہے جو مزاجاً خدمت کرنے والا ہو اور یہ ایک پختہ قطعی حقیقت ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اس کو کوئی ووٹ دے یا نہ دے جس کے مزاج میں خدمت ہے وہ تو غریبانہ حالت میں بھی خدمت ہی کرتا رہتا ہے۔ بعض ایسے غریب بھی ہیں جن کو کچھ دینے کی توفیق نہیں وہ رستہ چلتے کی جو بھی خدمت ممکن ہے وہ کر دیتے ہیں، کسی کا سامان اٹھا کے چل پڑیں گے، کسی سے جھک کر کہیں گے کوئی ہمارے لائق خدمت ہو، کوئی ہم سے بھی کام لو تو خدمت کا مضمون کسی لالچ کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔ جہاں حرص، لالچ، غرض داخل ہوئی وہاں خدمت غائب ہو گئی۔

پس یہ آیات ہمیں یہ سمجھا رہی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ووٹ کی خاطر کبھی نرمی نہیں کی تھی "**فبما رحمةٍ من الله لنت لهم**" تو تو اللہ کی رحمت کی وجہ سے ان کے لئے نرم ہوا ہے تیرے تصور کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہیں کہ اگر میں نرم نہ ہوا تو یہ میرے مقصد میں مدد دینے کی بجائے مجھ سے دور ہٹ جائیں گے لیکن اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تجھے ساری دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے بنایا تھا۔ پس اسی تقاضے کے پیش نظر جو عالمی تقاضا تھا تجھے حسن و احسان کی بھی ایسی صفات عطا کی گئیں کہ جس کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ پس یہ مضمون ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو دل کی سختی زیب ہی نہیں دیتی تھی، آپ کے مقاصد سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں تھا اس لئے نہیں دی گئی۔ بدخلقی کا آپ کے مقاصد سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں تھا اس خلق کے سب سے اعلیٰ مقامات پر آپ کو فائز فرمایا گیا۔

اس مضمون کو سمجھ کر کہ ہرگز اخلاق کا تعلق غرض سے نہیں ہے اخلاق خواہ مذہبی ہوں خواہ دنیا کے ہوں، اگر ہیں تو ہوں گے، نہیں ہیں تو نہیں ہوں گے مگر اغراض سے اخلاق پیدا نہیں ہوا کرتے۔ اغراض سے اخلاق مر جایا کرتے ہیں۔ **اگر آپ کسی کی خدمت کریں اور غرض کوئی احسان جتانا ہو یا زیر نگیں کرنا ہو یا فائدے اٹھانا ہو تو قرآن ایسی ساری خدمتوں کو رد کر دیتا ہے کہ ان کی کوئی حیثیت ہی نہیں،** ان کو خدمت کہنا ہی حماقت ہے۔ پس اس مضمون کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ فکر نہ کریں کہ اس مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو کیسے اخلاق کی ضرورت ہے۔ ان اخلاق کی طرف توجہ دیں جو روزمرہ دلوں کو کھینچنے والے ہوں خواہ مجلس شوریٰ کے لئے آپ کو بلایا گیا ہو یا نہ بلایا گیا ہو کیونکہ آنحضرت ﷺ صرف مجالس شوریٰ میں تو جلوہ گر نہیں ہوا کرتے تھے۔ جو زندگی کا ایک ایسا حصہ تھا جو جدا ہو ہی نہیں سکتا تھا ہر حالت میں وہ اسی طرح جلوہ گر ہوئے ہیں۔

پس یہ وہ پیغام ہے بنیادی جسے مجالس شوریٰ میں شامل ہونے والے احمدی خوش نصیبوں کو ہمیشہ یاد

لو لاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ 649-04524 ☎

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

رکھنا چاہئے-ووٹ کی خاطر کبھی اخلاق نہیں بنانے-اگر یہ تاثر دے کر کہ تم منتخب ہونے کے حقدار ہو اور اہلیت رکھتے ہو، لوگوں سے چاپلوسی کی باتیں کرو گے، نرمی کی گفتگو کرو گے تو تمہارا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق سے دور کا بھی تعلق نہیں-اس نتیجے میں اگر تم مجلس شوریٰ کے ممبر چنے جاؤ گے تو اس ممبر کی خدا کے نزدیک کوئی بھی حیثیت نہیں محض دکھاوے کے لئے آئے اور اپنا جلوہ دکھا کر واپس چلے جاؤ گے اور نہ تمہاری ذات کو کوئی فائدہ پہنچے گا، نہ جماعت کو کوئی فائدہ پہنچے گا-**جماعت کو ایسے صاحب اخلاق لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر حال میں بنی نوع انسان کے لئے نرم گوشے رکھتے ہوں اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی، بدکلامی ان کے قریب تک نہ آئے اور دل کی سختی سے ناآشنا ہوں-خوبصورت گفتگو، احسن کلام اور نرم دلی سے ہر طرف نگاہ کرنا ان کی فطرت ہو** اور اگر یہ فطرت نہیں ہے تو اسے بنانے کی کوشش کرو یہ وہ دوسری ضروری بات ہے جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے-

بعض لوگ طبعاً سخت دل ہوتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو خدا تعالیٰ یہ نہ فرماتا "ولو کنت فظاً غلیظ القلب" مگر ساتھ یہ فرمانا "فبما رحمۃ من اللہ" اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ اگر طبعیتاً کوئی بچہ سخت بھی ہو تو اللہ کی رحمت اس کو نرم کر سکتی ہے-پس آنحضرت ﷺ کو تو پیدا ہی اسی طرح کیا گیا مگر وہ جو مزاج کی سختی رکھتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں اور آنحضرت ﷺ کی محبت اور پیار کی وجہ سے آپ جیسا بننا چاہیں یعنی اصل تو خدا ہی کی محبت ہے مگر جو نمونہ سامنے ہے وہ دکھائی دیتا ہے، وہ قریب کا نمونہ ہوتا ہے تو انسان ایسا بننے کی کوشش کرتا ہے ورنہ ہمیں کیا پتہ لگتا ہے کہ اللہ کیسا ہے-اگر ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خدا کی صفات دکھاتے ہوئے نہ دیکھتے تو ہمیں اللہ کا حقیقی تصور پتہ نہیں لگ سکتا تھا-

جو دوسرے ذرائع ہیں وہ بھی ہیں مگر نسبتاً مبہم اور مخفی اور بعض ابہام رکھنے والے ہیں انسان دھوکے میں پڑ سکتا ہے انسان اپنی طبیعت پر اگر جانچے تو کئی دفعہ خدا کے تصور میں دھوکہ کھا جاتا ہے مگر نمونہ اس کو بنایا جاتا ہے جس کو دیکھ کر دھوکہ نہیں ہو سکتا-پس آنحضرت ﷺ کے نمونے کو دیکھ کر اگر ویسا بننا چاہو تو اللہ کی رحمت سے ایسا ہو سکتا ہے اس کے بغیر ممکن نہیں-پس اس کے لئے اگر توجہ ہے تو پھر دعائیں کرنی ہوں گی اور خدا کی طرف گریہ وزاری سے جھکنا ہوگا کیونکہ اخلاق محض کہنے سے نصیب نہیں ہو جایا کرتے-ہم نے تو بسا اوقات دیکھا ہے کہ جتنا چاہیں آپ کسی کو نصیحت کر لیں جو بد خلق اور طبعاً بدتمیز ہے اگر اس میں خدا کے سامنے عاجزی کی عادت نہیں ہے تو وہ کبھی بھی کسی کی بات نہیں مانے گا اس نے اسی طرح بدتمیزی کی حالت میں جان دینی ہے-مگر اگر خدا کا تقویٰ پیدا ہو جائے اور اللہ کی رحمت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو ایسے شخص پر پھر رفتہ رفتہ نصیحت اثر دکھانے لگتی ہے اور بعض دفعہ ایسا وقت بھی آجاتا ہے کہ اس کی زندگی پر ایک زلزلہ طاری ہو جاتا ہے اچانک اس کے دل کے پتھر ٹوٹتے ہیں اور ان سے رحمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں پس یہ فطرت کا نظام ہے جو خدا نے پیدا فرمایا ہے-

اس آیت سے یہ نصیحت پکڑیں کہ اگر اللہ ہی کی رحمت ہے جو محمدؐ رسول اللہ بناتی ہے تو اسی کی رحمت سے ہم پھر وہ فیض کیوں نہ پائیں جو محمد رسول اللہ کو عطا ہوا تھا-پس وہ فیض پائیں دعاؤں کے ساتھ اور دعائیں وہ مقبول ہوتی ہیں جو حقیقت میں سچائی کے ساتھ کی جائیں-پس اگر کوئی بد خلق ہے اور اس کو احساس پیدا ہو گیا ہے کہ میں بد خلق ہوں اور مجھے اختیار نہیں ہے تو ایسا شخص ضرور دعاؤں کی طرف متوجہ ہو گا اور بعض ایسے مجھے لکھتے بھی ہیں-وہ کہتے ہیں ہم جب غصے کی حالت میں ہوتے ہیں، ہمیں اپنے اوپر اختیار ہی نہیں رہتا، ہم بدتمیزیاں کرتے ہیں، اپنے بڑوں سے بھی بدتمیز ہو جاتے ہیں، اپنی بیویوں پہ بھی ظلم کر جاتے ہیں اگر شادی شدہ ہوں، اپنے گردو پیش کو اپنی سختی کا نشانہ بناتے ہیں اور بعد میں پچھتاتے ہیں کہ ہم نے کیوں ایسا کیا مگر اس وقت ہم مغلوب ہو جاتے ہیں-

یہ جو صورت ہے اس میں دو قسم کے محرکات ہیں موجبات ہیں جن پر نظر رکھنی چاہئے ایک تو بیماری ہے اور یہاں جو بات ہو رہی ہے یہ طبعی بیماریوں کی بات نہیں ہو رہی مگر یہ بات یہاں سے ضرور نکلتی ہے کہ بیمار بھی ہو تو اللہ کی رحمت کے تابع ہو-اور اگر ویسے ماحول کی، بچپن کی سختی نے کسی انسان کو بد خلق بنا دیا ہو لمبے عرصے تک اس کے دبے ہوئے مجروح جذبات اسے آخر پھٹنے پر مجبور کر دیں اور پھر عادتاً وہ بدتمیز اور بد خلق ہو جائے تو ایسا شخص بھی اللہ کی رحمت کے تابع ہے اور یہ بھی ایک بیماری ہے در اصل-ایک جسمانی بیماری کے نتیجے میں بھی لوگ بد خلق ہو جایا کرتے ہیں ایک روحانی بیماری کے نتیجے میں بھی لوگ بد خلق ہو جایا کرتے ہیں-

تو جماعت کو صرف مجلس شوریٰ کے منتخب نمائندوں کے لئے اخلاق کی ضرورت نہیں ہے "فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم" تمام وہ جو ہمارے گردوپیش ہیں ان سب کے اوپر ہمارے جھکنے اور ان کے لئے نرم ہونے کی ہمیں ضرورت ہے کیونکہ ہم نے تو سب دنیا کو اکٹھا کرنا ہے اور ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا ہے اور اس کے لئے خدا تعالیٰ اگر محمد رسول اللہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ تو سخت دل ہوتا تو یہ تجھے چھوڑ جاتے تو ہم کون ہوتے ہیں کہ سخت دلی کے باوجود ہم ان کو اپنی طرف بلائیں اور اس لئے بلائیں کہ آؤ تمہیں خدا سے ملاتے ہیں-**دعوت الی اللہ ہو یا کوئی دوسرے کام ہوں احمدی کے اخلاق کا بلند ہونا اور بلند کیا جانا لازم ہے اس کے بغیر اس کی کوئی مجلس شوریٰ اس کے کام نہیں آئے گی-**

پس اس بنیادی مضمون کو پیش نظر رکھو اور اخلاق کی درستی کو لوگوں کو کھینچنے کی نیت کے ساتھ وابستہ پھر بھی نہ کرو-یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ بہت ہی نازک اور اہم پہلو ہے اگر اس کو آپ نہیں سمجھیں گے تو آپ کے اخلاق کی درستی بے حقیقت اور بے معنی ہو جائے گی، اخلاق کی درستی اللہ کے تعلق سے ہے صرف-اللہ بد خلق کو پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ کا بد خلق سے کوئی تعلق نہیں ہے-کوئی شخص کسی روحانی مرتبے پہ فائز نہیں ہو سکتا جب تک وہ پہلے با اخلاق انسان نہ ہو اور یہ وہ مسئلہ ہے جس کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک سو سال پہلے یعنی ۱۸۹۶ء میں اپنی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں خوب کھول کھول کر بیان فرمایا، کوئی بھی شبہ باقی نہیں رہنے دیا-اس وہم میں جتلا نہ ہو کہ تم بد خلق ہو اور خدا والے ہو، با اخلاق بننا لازم ہے-پہلے انسان با اخلاق بنتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو مراتب عطا کرتا ہے اس کے بغیر نہیں کیا کرتا-

پس عہدہ جو ایک کوئی بھی عہدہ ہو اس عہدے کی حیثیت ہی کوئی نہیں اگر آپ با اخلاق نہیں ہیں-با اخلاق ہیں تو اس عہدے کے اوپر فائز ہونے کے اہل ہیں-اگر اہل نہیں ہیں اور فائز ہو گئے ہیں تو آپ کے اوپر ایک وبال بن جائے گا یہ، کیونکہ آپ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتے-پس اس پہلو سے تمام عالم کے احمدیوں کو ایسا ہونا چاہئے کہ ان میں سے جس کو بھی مجلس شوریٰ کے لئے منتخب کیا جائے وہ اہل ثابت ہوں-ایک یا دو کی بحث نہ رہے کہ وہ ہوں گے تو نمائندگی ہو گی تمام احمدیت کا عالم، تمام جہان مجلس شوریٰ کی اہلیت رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے خدام سے اس طرح پر ہو جائے کہ جس کو بھی پکڑا جائے جس کو بھی دیکھا جائے وہ اہلیت والا ہو-

یہ جو مضمون ہے کہ اخلاق کے ساتھ اہلیت کا تعلق ہے اسی کے سمجھنے کے نتیجے میں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ہر شخص مشورہ دینے کی اہلیت نہیں رکھتا-جب اللہ کسی کو پسند فرماتا ہے تو اہلیت کے سارے تقاضے پیش نظر رکھتا ہے، ان تقاضوں میں یہ جو چند اخلاق کی باتیں میں نے کی ہیں صرف یہی نہیں اور بھی بہت سی باتیں ہیں جن میں سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیشہ خدا اس کے پیش نظر رہے، وہی مقصود ہو، اسی کو خوش کرنا اس کی زندگی کا اعلیٰ مقصد ہو جائے-جب ایسا شخص ہو جو خدا کے تابع ہو، اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی کے تابع کر دے تو اس کی عقل چمکتی ہے اس میں جلاء پیدا ہوتی ہے-

اور یہ ایک قطعی حقیقت ہے کہ کوئی شخص جو خدا تعالیٰ کی کامل ذات کے حوالے سے اپنے آپ کو جھکا کر اس کے تابع نہیں ہوتا اس کی عقل میں لازماً نقص رہ جاتا ہے کبھی وہ کوتاہ بین ہو جاتا ہے، وقتی تقاضوں کی خاطر اپنے دور کے مفادات کو قربان کر دیتا ہے کبھی وہ وقتی مفادات کی خاطر یا ملکی یا قومی، اپنے خاندانی مفادات کی خاطر دوسرے مفادات کو قربان کر دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں فساد کا موجب بنتا ہے-پس دوسرا اہم معاملہ جو بہت سے معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے یہ ہے کہ اخلاق کا تعلق تو بنی نوع انسان سے ہے اس کا درست ہونا ضروری ہے اس کے بغیر کوئی انسان مشورے کی اہلیت نہیں رکھتا مگر دینی امور میں اور بھی تقاضے ہیں اور ان تقاضوں میں سب سے بڑا تقاضا تقویٰ کا ہے یعنی انسانوں سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بھی اپنے معاملات درست کرنے والا اور اس کا توکل خدا پر ہو، بنی نوع انسان پر نہ ہو-

یہ سارے مضامین اس پہلی آیت میں بیان ہو گئے ہیں جو میں نے آپ کے سامنے ابھی پڑھی ہے "فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم" یہ اللہ کی رحمت ہی تجھ پر تھی جس کے نتیجے میں تو ان لوگوں پر نرم ہو گیا اگر تو بدخو ہوتا، سخت دل ہوتا تو تیرے ارد گرد سے یہ چھوڑ کر تجھے چلے جاتے، نتیجہ کیا نکالا جا رہا ہے "فاعف عنھم واستغفر لھم و شاورھم" ایسے لوگوں سے عفو کا سلوک کر کیونکہ جو لوگ تیرے گرد اکٹھے ہو رہے ہیں اخلاق کی وجہ سے ان کو اس وجہ سے بھی کچھ خطرات ہیں-اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر محض اخلاق کی خاطر نہ کہ اعلیٰ مقاصد کی خاطر کوئی شخص کسی کے گرد اکٹھا ہوتا ہے تو اس کی وفا کا کوئی اعتبار ہی نہیں-جہاں اس سے نظر بدلے وہ اس کو بد خلقی کا نام دے کر چھوڑ کر جا سکتا ہے اور ایسے لوگوں کی مثالیں ہیں جن کے متعلق

قرآن کریم فرماتا ہے جب تک تو ان لوگوں پر احسان کرتا ہے یہ تیرے گرد رہتے ہیں جب احسان کرنا چھوڑ دے مال کے معاملے میں اپنے ان فرائض کو پورا کرے جو خدا نے تجھ پر ڈالے ہیں تو جہاں تجھ سے مالی فائدہ نہ دیکھیں یہ تجھے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں بلکہ بدتمیزی شروع کر دیتے ہیں۔ اعتراض شروع کر دیتے ہیں تو یہ وہ خطرات ہیں جن کی وجہ سے "فاعف عنهم واستغفر" کا حکم ہے۔

فرمایا یہ لوگ تیرے اخلاق کے محتاج تو ضرور ہیں مگر جیسا تو ان کا محتاج نہیں ہے مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر نبی کو مددگاروں کی ضرورت ہوتی ہے پس احتیاج اور بات ہے اور ضرورت اور بات ہے۔ احتیاج ان معنوں میں میں کہہ رہا ہوں کہ ان لوگوں پر بناء نہیں ہے۔ یہ نہ بھی ہوں تو خدا کے کام لازماً ہو کے رہیں گے، جب وہ ارادہ فرمالیتا ہے تو وہ ہو کر رہتے ہیں مگر جو قانون قدرت اس نے پیدا کیا ہے اس میں انسانوں کو انسانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اس کا ایک علاج یہ بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی قوموں کو بدل دیتا ہے اور یہ قرآن کریم بار بار بیان کر چکا ہے تو ان کے بدلے اور تجھے خدا دے گا جیسا کہ مرتدین کے حوالے سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مرتد ہوتا ہے تجھے اور کثرت سے دے گا جو زیادہ نیک دل ہوں جو زیادہ تمہارے ساتھ حسن سلوک کرنے والے ہوں، تمہارا خیال کرنے والے، تمہاری قدر کرنے والے ہوں ایسے لوگوں کی جماعتیں عطا کر دے گا تمہیں۔ پس یہ فرق ہے بناء اور ضرورت میں۔

آنحضرت ﷺ کو بحیثیت بشر کے نصرت کی ضرورت تھی اور یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ بغیر کسی انسان کی مدد کے محض اس لئے کہ اللہ نے آپ کو مقرر فرمایا ہے اور کامیاب کرنا ہے از خود کامیاب ہو جاتے اگر یہ مضمون سمجھا جائے تو دنیا میں کسی نبی کو کسی کی ضرورت نہیں اور پھر یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی "من انصاری الی الله" کون ہے جو اللہ کے معاملے میں میرا مددگار ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے انصار کا قرآن کریم میں ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی کس طرح لوگ ان کی مدد کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں پس لفظ احتیاج جس کو میں نے بناء کے معنوں میں استعمال کیا ہے وہ اور بات ہے اور عام انسانی ضرورت اور بات ہے۔

پس یاد رکھیں کہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے فرد بشر کی اکیلی یا زیادہ کی ان معنوں میں احتیاج نہیں تھی کہ آپ کی بناء ان پر ہو وہ نہ ہوں تو آپؐ کے کام ختم ہو جائیں۔ ہاں بحیثیت انسان مدد کی ضرورت تھی کیونکہ صرف اللہ ہے جس کو اپنی اعلیٰ قدرتوں اور طاقتوں میں کسی دوسرے کی ان معنوں میں مدد کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ اس پر بناء کر بیٹھے۔ پس اس کے باوجود اللہ بھی کچھ مدد مانگتا ہے اور یہ مضمون ہے جو خاص طور پر سمجھنے والا ہے کہ اللہ ہمیشہ اس وقت مدد مانگتا ہے جب نبیوں کو مدد دینی مقصود ہو ورنہ کبھی مدد نہ مانگتا۔ نظام ایسا بنا دیا ہے کہ نبی اکیلے کام نہیں کر سکتے جو ان کے سپرد ہے اسلئے تمام بنی نوع انسان کو حکم دیتا ہے کہ ان کے گرد اکٹھے ہو اور ان کی مدد کرو اور اسی کا نام اللہ کی مدد ہے۔ پس اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں کہ اللہ کہیں مدد بھی مانگتا ہے، اللہ محتاج نہیں ہے مگر نبیوں کی مدد کے لئے ہمیں متوجہ فرماتا ہے اور یہ بھی فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں کرو گے تو خدا کو کوئی پرواہ نہیں اس کے کام نہیں رکیں گے، ایسی قومیں پیدا کر دے گا جو زیادہ محبت اور عشق اور فدائیت کے ساتھ میرے انبیاء کی مدد کریں گے اور یہ کام ہو کر رہیں گے پس جن کاموں نے ہونا ہی ہونا ہے ان میں اگر کسی کو ملوث کیا جائے تو اس پر احسان ہوتا ہے نہ کہ برعکس۔ جو کام چلنا ہی چلنا ہے اس میں اگر آپ کا بھی ہاتھ لگا دیا جائے تو آپ پر احسان ہے، آپ سمجھیں کہ ہاں ہمیں بھی توفیق ملی اور احسان ہے، آپ سمجھیں کہ ہاں ہمیں بھی توفیق ملی اور احسان بھی ایسا کہ ہاتھ لگایا ہے کام نے ہونا ہی تھا مگر پھر اسکے اس کے مقابل پر احسانات شروع ہو گئے کہ ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گویا اظہار تشکر ہو رہا ہے کہ تم نے میرے نبی کی مدد کی اب ہم تمہاری نسلوں کی تقدیریں بدل دیں گے تمہارے مقدر جاگ اٹھیں گے اور نسلاً بعد نسل تم پر ہم احسان کرتے چلے جائیں گے۔ تو یہ مدد دراصل بالآخر اپنی ہی مدد بنتی ہے مگر اس مدد لینے کی خاطر کبھی حسن سلوک نہیں کرنا، اس مدد لینے کی خاطر کبھی اپنی زبان کو نرم نہیں کرنا کیونکہ اگر جب مدد لینے کی خاطر کرو گے تو توکل ان کی طرف ہو جائے گا، خدا پر نہیں رہے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو یہ آیات کھول کھول کر ہمارے سامنے رکھ رہی ہیں۔ چنانچہ دراصل تو ان کو تیری ضرورت ابھی بھی ہے یہ تیرے گرد اکٹھے ہو گئے، تیرے مددگار بن گئے مگر ان کو توفیق ہی نہیں مل سکتی ان اعلیٰ تقاضوں کو پورا کرنے کی جو تیری مدد کے تقاضے ہیں۔ کمزوریاں ہیں اور کئی ایسی باتیں ہیں جن کے نتیجے میں ان کے لئے ٹھوکر کے سامان ہیں کئی بداخلاق لوگ ہیں اسی طرح آگئے ہیں۔ "فاعف عنهم" ان کے ساتھ صرف نظر فرما، گزارا کر ان کے ساتھ اور کئی چھوٹی موٹی باتیں جو تکلیف دہ ان کی طرف سے پیدا ہوتی رہتی ہیں تو عظمت اور حوصلے والا انسان ہے تو جہاں تک ہو سکتا ہے ان سے صرف نظر فرما لیکن ان معنوں میں صرف نظر نہ ہو کہ بے شک یہ برائیاں قائم رہیں "واستغفر لهم" اللہ سے دعا مانگ، اس سے مغفرت طلب کر کہ اے اللہ ان کی برائیاں دور فرما دے اور ان سے بخشش کا سلوک فرما۔ اور مشورہ ان سے مانگ "شاورهم في الامر" لیکن "فاذا عزمت فتوكل على الله" مشورہ ان سے مانگ لیکن فیصلہ تو نے کرنا ہے کیونکہ جو بصیرت تجھے خدا نے عطا فرمائی ہے وہ تعلق باللہ کے سوا نصیب ہو ہی نہیں سکتی۔ پس مدد اس لئے نہیں ہے کہ اللہ مددگار نہیں ہے اور مشورہ اس لئے نہیں ہے کہ اللہ مشیر نہیں ہے، یہ دونوں ایک ہی قسم کے مضمون ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھ تو مدد مانگتا ہے تو انحصار تو ان پر نہیں ہے نا۔ تو مشورہ بھی مانگ ان کو اس میں بھی حصہ دے لیکن فیصلہ تو نے کرنا ہے کیونکہ تو خدا کی نظر سے دیکھتا ہے، تقویٰ کی نگاہ سے فیصلے کرتا ہے اور اس کے باوجود یہ مشورہ بے کار بھی نہیں کیونکہ انسانی پہلو سے جب ہزار ہا لاکھ کا کام ایک نہیں کر سکتا تو ہزار ہا لاکھ خدا میسر کر دیتا ہے۔ اسی طرح ایک نبی کی سوچ بھی بہت سے ایسے امور پر حاوی نہیں ہوتی جو اس کے علم سے باہر ہیں تو یہ کہہ دینا کہ کلیتہً بے ضرورت ہے یہ بھی غلط ہے۔ مگر فرمایا کہ وہ سارے امور جو ان سب کے علم میں ہیں جن میں سے ہر بات تیرے علم میں نہیں جب وہ تیرے حضور پیش کر دیئے جائیں تو انہی باتوں سے فیصلہ تیرا کام ہے کیونکہ ان لوگوں کی عقلیں ایسی تیز نہیں ہیں، نہ یہ ایسے متقی ہیں کہ ہر فیصلے میں خدا کو پیش نظر رکھیں یعنی تیرے ہم مرتبہ نہیں ہیں اس معاملے میں۔

پس وہی Data یعنی وہ کوائف، وہ اعداد و شمار جن پر ایک انسان فیصلے کرتا ہے اگر ذہین ہو، اعلیٰ درجے کا ہو تو اس کا فیصلہ انہی کوائف پر ہمیشہ درست ہو گا ہمیشہ بہتر ہو گا۔ اس میں ڈیماکریسی یا کثرت اعداد کا کوئی سوال نہیں ہے۔ اگر دماغوں کی کیفیت ایک جیسی ہو تو کروڑ بھی ہوں وہ وہی فیصلہ کریں گے۔ ایک دماغ کی کیفیت اعلیٰ درجے کی ہو تو وہ ان کروڑوں کے مقابل پر اگر اعداد و شمار ہوں گے تو وہ صحیح فیصلہ کرے گا اور اس کا فیصلہ غالب ہو گا، اعلیٰ درجے کا ہو گا، یہ مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ ضرورت تو اور معنوں میں ہے تو سہی مگر ان معنوں میں نہیں کہ اگر ان سے مشورہ نہیں کرے گا تو خدا تعالیٰ تجھے صحیح فیصلوں کی توفیق ہی نہیں بخشے گا۔ مشورہ کرے گا تو بہت سی ایسی باتیں تیرے علم میں آ جائیں گی جو عام حالات میں تیرے علم میں نہیں تھیں۔ ایک مضمون کے مختلف پہلو تیرے سامنے کھل جائیں گے پھر فیصلہ تیرا ہے پھر ان کا فیصلہ نہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہنا ہے کہہ دیں، تیرے حضور حاضر کر دیں، پھر اگر ان کا فیصلہ وہی ہو جو تیرا ہے تو ان کے فیصلے کے طور پر اسے احسان سے قبول کر لیا کر۔ یہ بھی ایک حسن خلق کا وہی پہلو ہے جس سے ان آیات کا آغاز ہوا ہے "لنت لهم"۔ مراد یہ ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کا فیصلہ وہی ہو جو ان سب مشیروں کا فیصلہ تھا تو یہ کہہ کر قبول فرمالیا کرکہ ہم تمہارے مشورے کو منظور کرتے ہیں اور یہ احسان کے طور پر ہے فرض کے طور پر نہیں۔ جہاں تیرا فیصلہ الگ ہو وہاں تیرا فیصلہ چلے گا ان کے مشورے کام نہیں آئیں گے ان کی کوئی حقیقت نہیں ہو گی۔

اور یہی طرز عمل ہے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کا جو تمام عمر آپؐ نے اسی طرح اختیار فرمایا۔ مشورہ کیا ہر چھوٹے بڑے سے اور مشورے میں یہ بات پیش نظر رکھی کہ مشورے کی صلاحیت ہے تو اس سے مشورہ کیا جائے اور چونکہ ہر کام میں ہر شخص کو صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے بعض مواقع پر بعض خاص لوگوں کو بلوایا، ان سے مشورہ کیا بعض کاموں پر کسی اور کو بلا لیا لیکن اس قسم کی مجلس شوریٰ جیسا کہ اب رواج ہے قانونی حساب سے اور باقاعدہ ڈیماکریسی کے طریق پر ووٹ کر کے یہ وہاں اس وقت رائج نہیں تھا۔ یہ وقت کے پھیلے ہوئے تقاضوں کے نتیجے میں بنا ہے مگر بنیادی چیز وہی ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرز شوریٰ تھی۔

اور یاد رکھیں کہ یہ مجلس شوریٰ جو آج منعقد ہو رہی ہے پاکستان میں یہ ایک ہی مجلس شوریٰ نہیں ہے جس پر خلیفہ وقت بناء کرتا ہے یا جس سے خلیفہ وقت فائدہ اٹھاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مشورہ شب و روز ہمیشہ جاری و ساری رہتا تھا، کوئی کام بھی آپ بغیر مشورے کے نہیں کیا کرتے تھے ہر مشورے کے بعد فیصلہ خود فرمایا کرتے تھے۔ یہی طریق اب بھی اسی طرح جاری ہے۔ آئے دن روزانہ ضرورتیں پڑتی ہیں کبھی

اعلان معافی

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محبوب احمد ابن مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان کو از راہ شفقت اخراج از نظام جماعت کی سزا معاف فرمادی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نائب ناظر امور عامہ)

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

تندرستی ہزار نعمت ہے

چیف کوچ محمد عبدالسلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز
اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔
مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے
BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم

M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
H. NO. 18-2-888/10/71. NIMRA COLONY FALAKNUMA
POST- 500253 HYDERABAD (A.P.) INDIA
Ph. 040-219036 PAGER: 040-9612-14619 FAX: 040-239408

کسی کو بلا کر اس سے مشورہ کرنا پڑتا ہے کبھی کسی اور کو بلا کر اس سے مشورہ کرنا پڑتا ہے مگر خلیفہ وقت کوئی بھی فیصلہ بغیر مشورے کے نہیں کرتا مگر ہر روز مجلس شوریٰ کا انتخاب نہیں ہوتا نہ باقاعدہ رسمی طور پر کوئی اجلاس کی کارروائیاں ہوتی ہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کا طریق اور سنت ہی ہے جو دراصل مجلس شوریٰ کے لئے راہنما ہے۔

پس یہ خیال بھی دل سے نکال دیں کہ گویا سال میں ہماری ایک ہی مجلس شوریٰ ہوتی ہے یہ مجلس شوریٰ ایک پہلو سے تربیت کی خاطر ہے ورنہ مجلس شوریٰ کا عمل جاری و ساری ہے، مسلسل ہے اور صرف ایک ملک سے تعلق نہیں رکھتی یہ مجلس شوریٰ تمام دنیا کے ممالک سے تعلق رکھتی ہے کئی دفعہ بعض مسائل میں انسان کو خط لکھنا پڑتا ہے جاپان کبھی چین کبھی امریکہ کبھی افریقہ کو یہ مسئلہ ہے بتاؤ اس سلسلے میں کیا مشورہ ہے کیا ہونا چاہئے اور چونکہ وہ ملک وہ لوگ موزوں تر ہوتے ہیں مشورے دینے میں جن کی طرف توجہ کی جاتی ہے اس لئے ان کے مشورے بہت اچھے ملتے ہیں۔ پھر ہر ملک کے مسائل کا تعلق کسی سال کے ایک وقت سے تو نہیں ہے آئے دن روزانہ ڈاک میں وہ راہنمائی طلب کرتے ہیں اور میں پھر ان سے مشورے مانگتا ہوں کہ پہلے اپنا تو بتاؤ کہ تمہاری کیا نیت ہے کیا سمجھتے ہو وہ سب کچھ جب میز پر رکھ دیتے ہیں جیسے انگریزی میں کہتے ہیں At The Table۔ جب وہ میز پر سب رکھ دیتے ہیں تو پھر میری طرف دیکھتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے علم میں تھا ہم نے پیش کر دیا اب بتائیں کیا فیصلہ ہے۔ اس کے نتیجے میں ایک اور بڑی عظیم برکت جماعت کو ملتی ہے وہ وحدت کی اور توحید کی برکت ہے یک جہتی کی برکت ہے ہر ملک کے فیصلے الگ الگ نہیں ہوتے الگ الگ ہونے کے باوجود ان میں ایسی یکسانیت پائی جاتی ہے ایسی یک جہتی پائی جاتی ہے جو ایک مرکزی دماغ کے بغیر ہو سکتی ہی نہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو ساری دنیا میں جماعت کی طرز عمل مختلف ہو جاتی اور ہر ملک کی سوچ کے مطابق ایک علیحدہ سانچہ بنایا جاتا جس میں وہ جماعت ڈھلتی جو کسی ملک سے تعلق رکھتی ہو اب باوجود قومی تفریق کے، باوجود انفرادی فرق ہونے کے جو ہر فرد میں بھی واقع ہے اور قومی فرق ہونے کے باوجود جو ہر قوم میں واقع ہے جماعت احمدیہ کی وحدت بالکل ان سے متاثر نہیں ہوتی۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان اعجاز ہے جو صاحب نظر کے لئے اکیلا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

تمام دنیا میں احمدیت کا مزاج ایک بن رہا ہے اور اس مزاج میں نہ رنگ و نسل کا کوئی اثر ہے نہ شخصیت کا کوئی فرق ہے، وہ ایک احمدی مزاج ہے جو تقویٰ کے گرد ڈھل رہا ہے اور وحدت کے گرد ڈھل رہا ہے اس میں یکسانیت پیدا ہو رہی ہے اس میں اجتماعیت پیدا ہو رہی ہے اور اس اجتماعیت کو پیدا کرنے کے لئے جو وقت کے نئے تقاضے پیدا ہوئے جو ہماری طاقت سے باہر تھے اللہ تعالیٰ نے اب ایم۔ٹی۔اے کے ذریعے وہ حل فرما دیئے اور آئندہ جب یہ ضرورتیں اور بڑھیں گی تو خدا اور نظام جاری فرما دے گا کیونکہ صرف یہی تو نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت میں ہے آئندہ زمانوں میں خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس قسم کی ضرورتیں درپیش آئیں، کس طرح رو برو، آمنے سامنے، جگہ جگہ مشوروں کی ضرورتیں پیش آئیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت نے جس نے یہ انعام ہمیں دیا ہے وہ انعام بھی عطا فرمائے گا اور جماعت احمدیہ کی آئندہ کی تمام ضرورتیں اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے پوری فرمائے گا۔

جب اس یقین تک پہنچتے ہیں تو "فتوکل علی اللہ" کا مضمون سمجھ آجاتا ہے، ساری کوششیں کرو مشورے کرو، فیصلہ تو نے کرنا ہے اور جب تو فیصلہ کرے گا تو چونکہ خدا کی خاطر کرے گا اس لئے فرمایا "فاذا عزمت فتوکل علی اللہ" اگر ان کی خاطر کرتا تو ان پر توکل کرنا چاہئے کہ ان پہ کیا توکل ہوگا زم بات کریں تو آگے ذرا مزاج کی سختی ہوئی تو بھاگ گئے۔ بعض تو چہرے پڑھ کے ایسی غلط غلط باتیں نکال لیتے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک انسان بے چارہ اپنی سوچوں میں پڑا ہوا ہے، اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہے، کوئی آئے دیکھے کہ یہ اس نے تو آج ہم سے بد سلوکی کا سلوک کیا آنکھ پھیر لی اور وہ اسی طرح واپس چلا جاتا ہے یہ اثر لے کر کہ اس نے ہمیں چھوڑ دیا ہے مگر اللہ تعالیٰ دلوں کو جانتا ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی شخص کیوں کسی سے کیا سلوک فرما رہا ہے۔

اس لئے عزم تو کرنا ہے لیکن توکل ان پر نہیں کرنا، یہ تو الگ سوچیں لے کے آنے والے لوگ ہیں تیرے فیصلوں سے بے وجہ ناخوش بھی ہو سکتے ہیں ان پہ کیا توکل کرے گا تو۔ تو نے خدا کی خاطر فیصلہ کیا ہے خدا پر توکل کر اور فرمایا "فتوکل علی اللہ ان اللہ یحب المتوکلین" یہاں آنحضرت ﷺ کے توکل کی وجہ کو نمونہ بنا کر یہ بتایا ہے کہ یہ توکل کرنے والا، ایسا توکل کرتا ہے کہ اللہ کے لئے اس سے محبت کے سوا کچھ اور چارہ ہی نہیں رہتا۔ جو اللہ پر ایسا توکل کرے کہ ہر دوسرے تقاضے کو بھلا دے اور توحید کامل کا نمونہ بن جائے، موحد کامل ہو جائے اور توحید کامل کا زندہ نمونہ بن جائے، ایسا شخص جب خدا پر توکل کرتا ہے تو اس کے سوا ہو کیا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے۔

مگر یہ کہنے کی بجائے کہ تو توکل کر اللہ تجھ سے محبت کرے گا فرمایا ہے "ان اللہ یحب المتوکلین" اس میں ہم سب کے لئے پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے بھی وہی توقع رکھتا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے توکل کے انداز سیکھ کر متوکل بن جائیں۔ کیونکہ ایک متوکل خدا کو نہیں چاہئے اور صرف ایک سے محبت کا وعدہ نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ کو کثرت سے توکل کرنے والے چاہئیں اور وہ ہر ایک کو یہ خوش خبری دیتا ہے کہ تم متوکل بنو گے تو تم سے بھی خدا تعالیٰ محبت کرے گا۔ تو دیکھو یہ مجلس شوریٰ کا مضمون کہاں سے شروع ہو کر کہاں جا پہنچا ہے۔ ابھی ایک ہی آیت ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں اور خدا تعالیٰ نے اس میں دیکھیں کیسی وسعتیں پیدا فرمائی ہیں کیسی کیسی عظیم نصیحتیں ہمارے لئے رکھ دی ہیں۔

پس مجلس شوریٰ میں آپ سب اکٹھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا اکٹھا ہونا مبارک فرمائے جن حالات میں پابندیوں کے ساتھ آپ مجلس شوریٰ کے تقاضے پورے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہے اور توکل کا یہ مضمون بھی پیش نظر رکھیں کہ دعا کریں تو خدا تعالیٰ ان سب روکوں کو دور فرما دے گا اور وہ خدا جس نے دور بیٹھے ہمیں اکٹھا کر دیا ہے وہ اکٹھا کر کے بھی اکٹھا کر سکتا ہے کہ ان گنت انداز ہیں رحمت کے۔ پس اس کی رحمت پر توکل کریں اسی سے دعائیں مانگیں اور اسی کے لئے جھکیں۔ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں عارضی طور پر نہیں کسی خاص مقصد کے لئے نہیں بلکہ مستقلاً اپنے اخلاق کو آنحضرت ﷺ کے اخلاق کے تابع کر لیں پھر خدا پر توکل کر کے دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ آپ کے توکل کے نتیجے میں کلیتہً آپ کے بوجھ اٹھا لیتا ہے اور توکل کا مضمون کلیتہً کے ساتھ وابستہ ہے۔

توکل کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے جو کچھ کرنا تھا کر لیا لیکن آخری انحصار اے میرے اللہ، اے میرے مولا تجھ پر ہے، بقیہ سب چیزیں کالعدم ہو گئیں، ان کی ذات میں کچھ بھی نہیں ہیں، ان میں ناقص سوچیں بھی ہیں، ناقص خیالات بھی ہیں، بے طاقتی کے اظہار ہیں، بے بسیوں کی کیفیتیں ہیں، ان سب نے ملا کر ہمیں بنایا ہے تو ہم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں یا کرتے ہیں، وہ اس لئے کہ تو نے فرمایا ہے ورنہ انحصار ان پر نہیں۔ اس کا نام توکل ہے۔ سب کچھ کرو، ساری محنتیں اٹھاؤ اس راہ میں سارے دکھ سینچو لیکن توکل اللہ پر۔ اپنی کوششوں پر نہیں۔ فرمایا ان کے توکل کو خدا تعالیٰ اس طرح پورا کرتا ہے کہ محبت کے ساتھ پورا کرتا ہے کسی کا بوجھ اٹھانا ہو تو انسان ویسے بھی ذمہ داری کے خیال سے بوجھ اٹھا لیتا ہے لیکن اگر محبت سے اٹھایا جائے تو اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ بچوں کو بھی لوگ اٹھاتے ہیں لیکن اگر ان کو اٹھانے میں محبت شامل ہو جائے تو بچہ پہچانتا ہے اس کا مزہ ہی اس کو اور محسوس ہوتا ہے۔ عام آدمی کی گود میں بچہ کچھ اور محسوس کرتا ہے ماں کی گود میں کچھ اور محسوس کرتا ہے۔

پس محبت کے مضمون نے یہ پیغام دے دیا کہ محمد رسول اللہ کی طرح اللہ پر توکل کرنا سیکھو پھر دیکھو کس طرح تمہارے سارے بوجھ بڑی محبت اور پیار سے اٹھا لیتا ہے جب خدا کا پیار نصیب ہو جائے جب اس کی محبت کی جھولی میں تم آجاؤ تو غیر کی مجال کیا ہے جو تمہیں میلی آنکھ سے دیکھ سکے تو خواہ آپ دشمنوں میں گھرے ہوئے ہوں خواہ کیسے ہی مشکل حالات میں آپ نے گزارے کرنے ہوں، یہ یاد رکھیں کہ توکل اللہ پر کریں اور دعائیں کرتے ہوئے ان تقاضوں کو پورا کریں تو کوئی دنیا کی طاقت آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی جس کے حق میں خدا فیصلہ کر دے کہ یہ غالب آئے گا وہ ضرور غالب آکے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے اور مجھے بھی۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ (بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن)

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

☎ 543105
STAR
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

بقیہ دورہ ہالینڈ از صفحہ اول

مجلس سوال وجواب: شام ساڑھے آٹھ بجے بیت النور میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں غیر از جماعت مہمانوں نے حضور ایدہ اللہ سے مختلف سوالات کئے جن کے جوابات حضور نے ارشاد فرمائے۔ چند سوالات یہ تھے:

☆ جو لوگ خطبہ جمعہ نہیں سن سکتے وہ بعد میں ایم۔ٹی۔اے پر سن لیں تو کیا وہ اصل کا بدل ہو سکتا ہے؟

☆ برطانیہ میں نئی حکومت بن رہی ہے، پاکستان کے متعلق اس کا رویہ کیا ہوگا؟

☆ پاکستان میں احمدیوں کی مخالفت ہو رہی ہے تو احمدی وہاں سے یہاں کیوں آرہے ہیں اور وہیں رہ کر حالات کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے؟

حضور انور نے اس کے جواب میں پاکستان میں احمدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا تجزیہ کرتے ہوئے بتایا کہ جو قوم اندر سے مشرک ہوگئی ہو اس سے کسی خیر کی توقع کیسے رکھی جاسکتی ہے۔ حضور نے ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل اور ضیاء الحق کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مولویوں کے نزدیک یہ اسلام کی سب سے بڑی خدمت کرنے والے تھے لیکن خدا کی تقدیر نے ان سے جو سلوک فرمایا وہ نہایت عبرتناک ہے۔ کیا یہ سب اتفاقات ہیں؟ حضور نے مباہلہ کے چیلنج کا بھی قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح خدا کی لعنت جھوٹوں پر برس رہی ہے۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ قرآن مجید میں ہے کہ یہود و نصاریٰ تمہارے دشمن ہیں ان سے تعلق نہ رکھو۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ بھی تو ذکر ہے کہ یہود کی نسبت نصاریٰ تمہارے سے زیادہ قریب ہیں۔ اور یہ بھی ذکر ہے کہ جو لوگ تم سے جنگ نہ کریں خدا تعالیٰ تمہیں ان سے حسن سلوک سے منع نہیں فرماتا۔ اسی طرح اور بھی آیات ہیں۔ ان ساری آیات پر اکٹھی نظر ڈالیں تو پھر آپ کو صحیح پیغام ملے گا۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ آنحضرت ﷺ کا اپنا کردار کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ نے مختلف مثالوں کے ساتھ سمجھایا کہ دراصل بعض مسلمان جنگ کے زمانے میں غیروں سے ایسے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے کہ ان کو مسلمانوں کے راز مل جایا کرتے تھے اس لئے ایسے تعلقات سے منع فرمایا گیا ہے۔ جہاں تک عام حسن سلوک کا تعلق ہے اس کی کوئی ممانعت نہیں اور آنحضرت ﷺ کا طرز عمل اس بارہ میں اسوہ حسنہ ہے۔ دشمن سے ایسی دوستی کہ اپنے قومی و ملی مفادات کو بیچ دیا جائے یا داؤ پر لگا دیا جائے، یہ منع ہے۔

☆ اس سوال کے جواب میں کہ احمدیوں نے یورپ میں پناہ لی ہے اور گویا نعوذ باللہ وہ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں، حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کے نام پر غیر احمدیوں نے کثرت سے یورپ میں پناہ لے رکھی ہے۔ حضور نے اس اعتراض کا ٹھوس رد کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اعتراض سراسر لغو، جھوٹ، بیہودہ، خلافِ عقل و خلافِ واقعہ ہے۔ حضور نے موازنہ کر کے بتایا کہ دراصل غیر احمدی مولویوں کے عقائد انگریزوں کے مذہب کی تائید کرنے والے ہیں۔ حضور نے اس سلسلہ میں حیات مسیح کے عقیدہ کی مثال دیتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ یہ عقیدہ سراسر نامعقول ہے اور عیسائی پادریوں نے اس کی بناء پر بہت سے مسلمانوں کو گمراہ کیا ہے۔

اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ بدرجہ مختلف دعاوی، شب معراج کے واقعہ اور معجزہ شق القمر کے متعلق بھی سوالات کئے گئے جن کے حضور نے تفصیلی جوابات ارشاد فرمائے۔ مجلس دو گھنٹے سے زائد جاری رہی۔

خواتین سے خطاب: ۳ مئی کو صبح ساڑھے دس بجے حضور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ مستورات میں خواتین سے خطاب فرمایا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں خواتین کو خصوصیت سے تعلیم و تربیت کے اہم فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ تعلیم و تربیت محض رسمی طور پر انجام نہیں پاسکتے، مذہب میں یہ محنت، حکمت اور عقل کا تقاضا کرتے ہیں، سکولوں میں تو مجبوراً حاضر ہونا پڑتا ہے لیکن اجلاسوں میں کبھی ایک آیا کبھی دوسرا۔ یہ اجلاس بھی شاذ اور رسمی طور پر ہوتے ہیں جو آنے والوں کو بور کرتے ہیں، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ جو باتیں کی گئی ہیں وہ دل تک پہنچی ہیں کہ نہیں۔ اگر رسماً اجلاس کیا جائے تو پھر ہم نتائج حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمارا کام بہت بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ حکمت اور محنت سے کام کرو گے تو پھل ملے گا۔ وعدہ سچا ہے اگر پھل نہیں لگتا تو قصور بندوں کا ہے نہ کہ خدا کا۔ اللہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ خدا کی ہستی پر مکمل ایمان ہونا چاہئے ایسا کہ جیسے وہ سامنے ہے۔ اگر اس کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کام کیا جائے تو ناممکن ہے کہ ناکامی ہو۔ آنحضور ﷺ کی مثال سامنے ہے۔ اکیلے تھے، سب کی تربیت کے لئے مقرر ہوئے۔ رفتہ رفتہ اللہ نے ان پر بوجھ ڈالا پہلے خاندان، قبیلہ، پھر مکہ، پھر اہل کتاب پھر تمام بنی نوع انسان کو مخاطب ہوئے۔ آپ کو ان دعاوی پر سب دنیا نے چھوڑ دیا لیکن خدا نے آپ کو نہ چھوڑا، اپنے وعدہ کو پورا کیا اور آپ کی زندگی میں عظیم الشان انقلاب آیا۔ کسریٰ کی چابیوں کے ملنے کے سامان ہوئے۔

عربوں کی فارسیوں کے سامنے کوئی حیثیت نہ تھی اور وہ جب چاہتا ان کا علاقہ لے لیتا۔ عرب بے بس تھے۔ ایسے علاقے سے آواز اٹھتی ہے کہ سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کسریٰ نے تکبر سے عرب کے جنوب میں اپنے گورنر کو پیغام بھیجا کہ دو سپاہی بھیجے اور اس شخص کو پکڑ کر لے آؤ۔ جب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں وہ نمائندے آئے تو آپؐ نے دو تین دن انتظار کروایا۔ اللہ نے خبر دی کہ کسریٰ اپنے بیٹوں کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ آپؐ نے ان سپاہیوں سے فرمایا کہ جاؤ تمہارے رب کو میرے رب نے قتل کر دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں بہت سی الٰہی تائید کی مثالیں ہیں اور یہ ان میں سے ایک ہے۔ اتنی بڑی ذمہ داری کی اہلیت حاصل کرنے کے لئے توکل اور اللہ کی قدرت پر کامل یقین ہونا چاہئے۔ رسمی کاموں سے یہ کام نہیں ہوتا، یقین کامل تب ہوتا ہے جب دعائیں قبول ہوں، اللہ سے زندہ تعلق ہو۔ حضور نے فرمایا کہ سب اپنے نفس پر غور کریں کہ کیا خدا سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا حضرت محمد ﷺ کے غلاموں کو زیب دیتا ہے۔ کیا آپ اپنی ضرورتوں کو اس سے طلب کرتے ہیں۔ اگر آپ کو خدا پر یقین ہو تو پھر آپ کے اندر سے ایک اور طرح کی عورت جنم لے گی جو مریم سے مشابہ ہوگی۔ اللہ نے مومنوں کی مثال مریم سے دی ہے کہ تم عورت بننے کی کوشش کرو۔ عرب کے لوگ جو عورتوں کو حقیر جانتے تھے ان کو کہا کہ دو عورتوں کی طرح بننے کی کوشش کرو۔ یہ عورت کو بڑی عظمت دی گئی ہے۔ ایک عورت آسیہ تھی جو فرعون، ایک ظالم کی بیوی تھی لیکن وہ اپنی بیوی کو مرعوب نہ کر سکا۔ بڑی ہمت والی وہ عورت تھی جس نے ایمان کی حفاظت کی۔ دوسری مثال اس سے عظیم تر ہے۔ سچے مومن ہو تو مریم بن کر دکھلاؤ۔ اپنی خواہشات کی ایسی حفاظت کرو کہ نفسانی خواہشات روحانی خواہشات کے مقابلے میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ یہ مریم تھی جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی یہاں تک کہ اللہ نے اسے بغیر کسی جسمانی تعلق کے ایسی اولاد دی جس نے روحانی پرندے بنانے تھے۔ عورت کی عظمت کا تصور جو قرآن پیش کرتا ہے کسی اور کتاب نے نہیں کیا۔ کتنا بے حقیقت الزام ہے کہ اسلام عورت کی عزت نہیں کرتا۔

حضور نے فرمایا کہ کہ آپ کو اپنے اس مرتبہ کو سمجھنا چاہئے جو قرآن نے دیا ہے۔ آج بھی مریم پیدا ہونی چاہئیں جن سے پھر عیسیٰ پیدا ہو جو دنیا کی اصلاح کرے۔ اگر آپ اس پر غور نہیں کریں گی اور اس کو سمجھیں گی نہیں تو پھر آپ بہک جائیں گی، کسی ایسی دنیا میں پہنچ جائیں گی جو مردار خور ہے۔ جو اسی دنیا سے لذت پاتی ہے اور آخرت کا یقین نہیں۔ عیش و عشرت کو اپنی زندگی کا ماحصل بناتے ہیں۔ جس دنیا میں آپ رہتی ہیں یہ غیر مریمی دنیا ہے۔ آپ روحانی دشمنوں کے ماحول میں ہیں اور عزم یہ ہے کہ ان کو بہتر بنانا ہے۔ اگر آپ نے میری باتوں پر عمل نہ کیا تو آپ ان کو بہتر کیا کریں گی بلکہ خود ان جیسا ہو جائیں گی اس لئے اپنی اولادوں کو سمجھانا ضروری ہے، کتنے گھر ہیں جو اپنی اولادوں کی اس طرح تربیت کرتے ہیں، ان کو دیکھیں کہ بچپن سے ہی اللہ کی محبت، مذہب کا تقدس ان کے یقین کامل کے لئے کوشش کرتی ہیں، اگر یہ بچپن سے آپ کوشش نہ کریں اور دلوں میں نہ اتاریں اور ان قدروں کی انہیں عادت نہ ڈال دیں تو پھر وہ کیسے اللہ کی حفاظت میں آجائیں گی۔ مریم نے اکیلے سفر کیا، اللہ نے اس کی حفاظت کی۔ بچوں میں طاقت پیدا کریں کہ وہ خود اپنے آپ کو بچا سکیں۔ انہیں مکمل یقین ہو کہ وہ حق پر ہیں۔ اللہ کے ساتھ تعلق ہو۔ ایسی اولادیں پھر دنیا میں انقلاب لاتی ہیں۔ بہت بڑا کام ہے جو آپ کے سپرد ہے۔ اگر یہ نہیں کریں گے تو ہر سال مجھے یہی فقرے سننے پڑیں گے کہ ہم نے بہت محنت کی، بہت گڑگڑائے لیکن کچھ حاصل نہ کیا، کیا کسان جو محنت کرتے ہیں وہ ضائع جاتی ہے۔ آپ کے بچوں کی سکول میں محنت ضائع چلی جاتی ہے۔ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ہر محنت کو رحیم بن کر پھل لگائے گا۔ اگر دنیا میں محنت کو پھل لگتا ہے تو دین میں کیوں نہیں لگتا لیکن پھل کے لئے سلیقہ ہوتا ہے، حکمت سے کام لینا پڑتا ہے اگر کسان چٹان پر بیج بوئے تو وہ نہیں اگے گا۔ قرآن نے اسی لئے تبلیغ کے لئے حکمت کو رکھا ہے۔ فرمایا "ادع الی سبیل ربك بالحكمة" حکمت سے کام لینا ہوگا۔ اس موضوع پر میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں، کیسٹس بھری پڑی ہیں۔ یہ ساری باتیں میں ایک گھنٹے میں سمیٹ نہیں سکتا۔ مواد موجود ہے اس کو حاصل کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ایم۔ٹی۔اے سے جس طرح فائدہ اٹھانا چاہئے، نہیں اٹھایا جارہا، کبھی کسی نے جائزہ نہیں لیا کہ کس قدر اس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔ جنہوں نے جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ تشویشناک صورتحال ہے۔ صدر صاحب انصار اللہ انگلستان نے جائزہ لیا اور مجھے معلوم ہوا کہ انگلینڈ میں کثرت سے خاندان ہیں جو ایم۔ٹی۔اے سے فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ دل ہلا دینے والے اعداد و شمار سامنے آئے لیکن صدر صاحب نے حکمت سے اس کا حل بھی میرے مشورہ سے تلاش کیا۔ ڈش انٹینا لگانے کے لئے ٹیم تیار کی اور غور و فکر کر کے منصوبہ تیار کیا گیا کہ سستے سے سستا انٹینا مہیا کیا جائے اور پھر لوگوں سے رابطہ کیا۔ جنہیں روپے دینے کی طاقت تھی انہوں نے لگائے جو نہیں دے سکتے ان سے آہستہ آہستہ لئے گئے، یہ منصوبہ جاری ہے۔ جن گھروں میں ڈش انٹینا لگائے گئے ان کے مزاج بدل گئے، مجھے خط ملے جو حیرت انگیز تھے۔ دیکھیں تھوڑی سی محنت سے کتنا بڑا انقلاب رونما ہوا۔ کیا آپ نے کبھی جائزہ لیا ہے۔ لجنہ کو اس کے لئے کبھی کام کرنے کا خیال آیا کہ ہماری بچیوں کے لئے ایم۔ٹی۔اے کی سہولت مہیا ہو اور کئی طرح سے آپ بچیوں کی تربیت کے سامان کر سکتے ہیں مثلاً انہیں ایم۔ٹی۔اے کے پروگرام کی تیاری کے لئے استعمال کروا سکتی ہیں۔ انگلینڈ میں آکر دیکھیں کہ کس قدر بچیاں محنت اور لگن سے کام کر رہی ہیں۔ باہر سے آنے والے ان کو دیکھ کر بہت متاثر ہوتے ہیں۔ پروگرام تیار کریں، ان کے ترجمے تیار کریں۔ ان بہترین کاموں میں ان کو منہمک کر دیں۔ بچے بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ اب میں بچوں کی کلاس لے رہا ہوں تو دیکھیں کتنا ہال بھر گیا ہے، مطالبے ہیں کہ ہمارے بچوں کو اس میں شامل کریں۔

یہ چند باتیں میں اختصار سے کرنا چاہتا تھا۔ تفصیلاً یہ باتیں کر چکا ہوں۔ مواد موجود ہے، ایم۔ٹی۔اے دیکھیں گی تو یہ ساری باتیں آپ کو پتہ چل جائیں گی۔

مجلس سوال وجواب: آج شام سات بجے غیر احمدی مہمانوں کے ساتھ انگریزی میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں ہالینڈ کے ڈچ افراد کے علاوہ افریقن اور عرب مہمانوں نے بھی شمولیت کی اور حضور انور سے مختلف سوالات دریافت کئے۔ چند سوالات اور ان کے مختصر جوابات حسب ذیل ہیں

☆ کیا احمدی مسلمان کتے پال سکتے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ ہاں پال سکتے ہیں لیکن ہمارے ہاں کتوں کو Pets کے طور پر نہیں رکھا جاتا اور انسانوں کی طرح ان سے میل جول نہیں ہوتا بلکہ ان کے پالنے کا ایک مقصد ہوتا ہے اور ان سے مناسب فاصلہ رکھا جاتا ہے۔ حضور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کو علم ہے کہ عیسائی کتوں سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں؟ اس کے نفی میں جواب پر حضور نے فرمایا کہ مجھے پتہ ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ اصحاب کہف وہ ابتدائی مسیحی تھے جو خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان رکھتے تھے اور جن پر سخت مظالم ہوئے تو وہ غاروں میں پناہ لیا کرتے تھے، اس وقت ان کے کتے غاروں کے مونہہ پر ان کی حفاظت کی خاطر نگرانی کیا کرتے تھے۔ اس وقت سے وہ دوستی اور وفا کی ایک علامت بن گئے اور عیسائی کتوں سے خاص طور پر پیار کرتے ہیں لیکن اکثر عیسائیوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ کتوں سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں۔

☆ ایک عرب خاتون نے کہا کہ بچپن سے اسے یہ بتایا گیا ہے کہ کسی یہودی کو دوست نہیں بنانا، کیا یہ درست ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا کہ قرآنی تعلیم کے مطابق اگر کوئی آپ سے حسن سلوک کرتا ہے تو جواباً اس سے بھی حسنِ سلوک کرنا لازم ہے۔ قرآن مجید نے عدل پر بار بار زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ بعض لوگوں کی طرف سے زیادتی آپ کو کسی قوم سے انصاف کے سلوک کرنے میں روک نہیں بنی چاہئے۔ پھر یہود کے متعلق قرآن مجید نے یہ بھی بتایا ہے کہ ان میں بعض ایسے ایماندار لوگ بھی ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ڈھیروں مال بھی امانت کے طور پر رکھو تو وہ اس میں خیانت نہیں کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید لوگوں سے نفرت نہیں بلکہ ان کے بداعمال سے نفرت سکھاتا ہے۔

☆ ایک گھانین عیسائی خاتون نے سوال کیا کہ آپ افریقہ کا مستقبل کیسا دیکھتے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ اس کا مختصر اور اصولی جواب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بعد افریقہ کا مستقبل خود افریقن لوگوں کے

ہاتھ میں ہے- قرآن کریم فرماتا ہے کہ خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ خود اپنی حالت کو تبدیل کرنے کا فیصلہ نہ کریں- حضور نے فرمایا کہ اگر افریقن اپنے ملک اور اپنے عوام کو لوٹنے لگیں تو خدا کیسے ان کے حالات کو بدل دے- جب میں افریقہ کے دورہ پر تھا تو یہی پیغام سارے افریقہ میں وہاں کے حکمرانوں اور سیاستدانوں کو دیتا رہا-

☆ ٹوگو کے ایک دوست کے سوال پر کہ جب احمدیوں کا کلمہ وہی ہے جو باقی مسلمانوں کا ہے تو پھر احمدیوں کا نام الگ کیوں ہے، حضور نے سائل کو سمجھایا کہ احمدیت تو اسلام کے اندر مختلف فرقوں کے آخر پر آئی ہے- جو دیگر فرقے تھے سنی، شیعہ، حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، دیوبندی، بریلوی وغیرہ، یہ سب اسی ایک کلمہ پر ایمان لاتے ہیں لیکن دراصل اگرچہ کلمہ کا اقرار تو کرتے تھے لیکن کلمہ میں جو توحید کا سبق دیا گیا ہے اور جس کے ساتھ سچی وابستگی کے نتیجہ میں لازم ہے کہ کلمہ کے ماننے والوں میں بھی اتحاد ہو اس بنیادی سبق کو لوگوں نے فراموش کر دیا- آنحضرت ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں جب کلمہ سے وابستگی میں سچائی تھی تو مسلمان متحد رہے- جب عملاً کلمہ پر ایمان نہ رہا تو تفریق ہونے لگی اور تشتت و افتراق بڑھ گیا اور جب یہ معاملہ حد سے بڑھ جائے تو پھر انہیں متحد کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آئے اور انہیں وحدت کی لڑی میں پروئے- ایسا ہی بنی اسرائیل اور یہود میں ہوا- جب ان میں فرقے بڑھ گئے تو آخر خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بھیجا- تمام یہود نے ان سے اختلاف کیا لیکن انجام کار خدا کے پیغمبر کو غلبہ نصیب ہوا- آنحضرت ﷺ نے جب امت میں بگاڑ اور تفرقہ کی خبر دی اور بتایا کہ جب ایمان اٹھ جائے گا تو پھر خدا تعالیٰ مسیح کو بھیجے گا- انہی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے اور احمدیت وہ آخری نجات کا ذریعہ ہے جو مسلمانوں کو اس قعر مذلت سے نکالنے کے لئے کھڑی کی گئی ہے- جب تک خدا کا فرستادہ کسی مرتی ہوئی مذہبی جماعت کو زندہ کرنے کے لئے نہ آئے اس وقت تک وہ زندہ نہیں ہو سکتی- حضور نے بتایا کہ کس طرح آج مسیح موعودؑ کی بعثت کے ذریعہ ۱۵۰ سے زائد ممالک میں پھیلے ہوئے احمدی جو مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہیں سبھی ایک خدا کے رنگ میں رنگین اور وحدت کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں-

☆ ایک صاحب نے کہا کہ احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرینگر میں فوت ہوئے- انہوں نے یروشلم سے سرینگر تک کا لمبا فاصلہ کیوں اور کیسے طے کیا؟

حضور انور نے عقلی اور سائنسی تجزیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ بجسد عنصری چوتھے آسمان پر موجود ہیں- سائنسدان کہتے ہیں کہ کائنات کا دوسرا کنارہ دس بلین روشنی کے سالوں کے فاصلہ پر ہے- تعجب ہے کہ ان صاحب کو دس بلین روشنی کے سالوں کا فاصلہ طے کر کے حضرت مسیح کا آسمان پر جانا تو تسلیم ہے لیکن یروشلم سے سرینگر تک کا چند ہزار میل کا فاصلہ طے کرنا ان کے لئے تعجب انگیز ہے- حضور ایدہ اللہ نے مختلف عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ حیات مسیح کے عقیدہ کا بوداپن اور نامعقول ہونا ثابت فرمایا اور بتایا کہ مادہ روشنی کی رفتار سے زیادہ تیزی سے سفر نہیں کر سکتا- یہ خدا کا قانون ہے جو غیر مبدل ہے- سوال یہ ہے کہ اگر وہ کشمیر نہیں گئے تو پھر کہاں گئے- قرآن مجید و بائبل سے ہمیں ایسے اشارات ملتے ہیں جو حضرت مسیح کی کشمیر کی طرف ہجرت کی نشاندھی کرتے ہیں- حضرت مسیح نے کہا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف جائیں گے- بھیڑوں سے مراد وہ اسرائیلی قبائل تھے جو جودیہ اور فلسطین کو بنو کد نضر کے حملہ کے وقت چھوڑ کر مختلف ممالک میں ہجرت کر گئے تھے- تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ وہ ایران، افغانستان، کشمیر وغیرہ میں آباد ہوئے- حضور نے فرمایا کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مادی جسم کے ساتھ چوتھے آسمان پر گئے تو انہیں یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت مسیح سے پہلے اسرائیل کی وہ بھیڑیں چوتھے آسمان پر گئی تھیں جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام وہاں گئے-

☆ ایک صاحب نے کہا کہ بہت سے عیسائی ہیں جو الجیریا اور افغانستان کے مسلم بنیاد پرستوں سے خائف ہیں-

حضور نے اس کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد تو قرآن کریم ہے اور یہ لوگ جو عمل کر رہے ہیں اور جو تعلیمات پھیلا رہے ہیں وہ قرآن پر مبنی نہیں- اگر یہ لوگ واقعی بنیاد کے متعلق فکر مند ہیں تو انہیں چاہئے کہ وہ قرآن مجید کی تعلیمات اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے عمل کی طرف واپس لوٹیں مگر یہ لوگ اسلام کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ عالمی طور پر انسانی فطرت و ضمیر اسے رد کرتا ہے- حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ عیسائیوں کو قتل کرنا یا دہشت گردی کے ذریعہ غیر مسلموں کو تباہ و برباد کرنا یہ اسلام کی خدمت ہے- حضور نے فرمایا کہ عملاً ان لوگوں کا ٹارگٹ مسلمان ہی ہوتے ہیں- الجیریا، مصر، سوڈان، پاکستان، افغانستان وغیرہ میں کیا ہو رہا ہے- مسلمان، مسلمانوں ہی کا خون بہا رہے ہیں-

☆ ایک گھانین نے کہا کہ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان جو شادیاں ہوتی ہیں وہ اکثر مسائل پر منتج ہوتی ہیں- اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے- حضور نے فرمایا کہ یہ درست ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہے- بعض اوقات بیوی زیادہ پختہ ایمان کی ہوتی ہے اور بچے اس کے پیچھے چلتے ہیں- بعض اوقات خاوند مضبوط ایمان کا ہوتا ہے اور بچے بظاہر اس کے دین پر ہوتے ہیں لیکن عورت گھر میں خاوند اور اس کے مذہب کے خلاف بچوں کے کان بھرتی رہتی ہے جس کے نتیجے میں وہ بچے کسی طرف کے بھی نہیں رہتے- بہتر یہی ہے کہ مخلوط شادیوں سے جس حد تک ممکن ہو بچا جائے- شادیوں کو برقرار اور مستحکم رکھنے کا اصول تو یہی ہے کہ میاں بیوی کا آپس کا دیانتدارانہ اور وفا کا تعلق ہو تو پھر مذہب یا کلچر کوئی فرق نہیں ڈالتے- اصل بات مرد یا عورت کے اندر کی نیکی یا برائی ہے جو شادی کو برقرار رکھتی ہے یا ختم کرتی ہے- آنحضرت ﷺ نے شادی کے معاملہ میں دین کو ترجیح دینے کی ہدایت فرمائی ہے- دین میں مذہب اور کردار بھی شامل ہے-

☆ ایک عیسائی خاتون نے کہا کہ وہ تثلیث اور مسیح کی آمد ثانی پر ایمان رکھتی ہے- حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح نے کبھی تثلیث کی بات نہیں کی- عہد نامہ جدید میں کوئی ایک ایسی سطر دکھائیں جہاں حضرت مسیح نے کہا ہو کہ میری عبادت کرو یا روح القدس کی عبادت کرو-

حضور نے فرمایا کہ مسیح کی آمد ثانی بھی اسی طرح ہونی چاہئے جس طرح ایلیاہ کی آمد ثانی ہوئی تھی اور خود حضرت مسیح نے یہود کے سوال پر کہ مسیح سے پہلے ایلیاہ کی آمد مقدر تھی یہ فرمایا تھا کہ ایلیاہ تو یوحنا کی صورت میں آچکا ہے چاہو تو اسے مانو اور چاہو تو نہ مانو- پس مسیح کی آمد ثانی بھی اسی طرز پر ہوگی کہ ایک وجود انہی کی خو بو پر، انہی کے رنگ پر آئے گا-

☆ ایک ڈچ خاتون نے کہا کہ احمدی مسلمان نو مولود بچے کا ساتویں دن سر کیوں مونڈتے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ عیسائی راہبات، بدھ Monks، ہندو پنڈت یہ سب سر مونڈتے ہیں جو دراصل خدا کے لئے وقف ہونے کا ایک اعلان ہے- بچے کا سر مونڈنے میں یہ پیغام ہے کہ ہر بچے کو خدا کی رضا کے لئے وقف کرنا چاہئے-

☆ ایک ڈچ نوجوان نے کہا کہ Absolute Justice سے آپ کی کیا مراد ہے اور کیا انسان اسے حاصل کر سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ عدل کو تو ہونا ہی Absolute چاہئے ورنہ وہ عدل، عدل نہیں ہوگا- مگر افسوس یہ ہے کہ آج کی دنیا میں انصاف کے نام پر ناانصافیاں کی جاتی ہیں چنانچہ انہیں یاد دلانے اور متنبہ کرنے کے لئے Justice کے ساتھ Absolute کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے- حکومتیں اپنے مفادات کے حق میں فیصلوں کو ہی انصاف سمجھتی ہیں امریکہ کا تصور عدل عراق کے لئے مختلف ہے اور اسرائیل کے لئے مختلف- حضور نے فرمایا کہ حقیقی انصاف کے بغیر دنیا میں امن کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا- انصاف کا تصور عالمی سطح پر ہی مفقود نہیں ہو رہا، انفرادی سطح پر بھی عدل معدوم ہو رہا ہے- خود غرضیاں اتنی عام ہو گئی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ لوگ حقیقی عدل کو حاصل نہیں کر سکیں گے تاہم میری کوشش اور دعا ہے کہ اس تباہی سے پہلے پہلے جو انسانیت کی گھات میں ہے لوگ انصاف کی طرف لوٹ آئیں تاکہ اس سے محفوظ رہ سکیں- لیکن مجھے خطرہ ہے کہ میری رفتار تھوڑی ہے اور دنیا تیزی سے اس تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے- میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے-

☆ ایک تیونسی عرب نوجوان کے سوال کے جواب میں کہ کیا مسلمانوں کا اپنی سیاسی زندگی کے لئے خلافت کے علاوہ کوئی اور نظام اختیار کرنا جائز ہے؟ حضور نے فرمایا کہ خلافت سیاسی نظام نہیں ہے- قرآن مجید نے ملوکیت اور ڈیماکریسی کا بھی ذکر کیا ہے- قرآن مجید ہر قسم کے نظام حکومت کو قبول کرتا ہے اگر وہ انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والا ہے- حضور نے آیت کریمہ "ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا ...... الخ" کے حوالہ سے اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید میں کہیں بھی یہ ذکر نہیں کہ شریعت لوگوں پر سیاسی طور پر نافذ کی جائے بلکہ امور حکومت میں انصاف کو اہمیت حاصل ہے-

☆ سوڈان اور الجیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس حوالہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کے نزدیک یہ جہاد ہے یا جرم؟

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن مجید نے جہاد کی جو تعریف فرمائی ہے اور سورۃ الحج میں اس کا ذکر ہے، ان لوگوں کا عمل اس سے متصادم ہے-

☆ ایک سوال کیا گیا کہ کیا آج کے عیسائی وہی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے یا وہ بدل گئے ہیں؟

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید خدا کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام عیسائیوں پر نظر ہے چنانچہ قرآن مجید ہر قسم کے عیسائیوں کا ذکر فرماتا ہے- وہ بھی ہیں جنہوں نے خدا کا بیٹا بنا لیا- ان کا بھی ذکر ہے جن کے جسم خدا کے نام پر لرز جاتے ہیں اور جب خدا کی آیات ان پر پڑھی جاتی ہیں تو ان کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑتے ہیں-

☆ ایک خاتون نے پوچھا کہ کیا احمدی عورتیں کوئی پروفیشن اپنا سکتی ہیں اور کیا وہ عہدیدار بن سکتی ہیں؟

حضور نے اس سوال کے جواب میں بتایا کہ اسلام میں عورتوں کو ملک کی سیاسی زندگی یا انسانی زندگی کی دیگر دلچسپیوں میں حصہ لینے سے منع نہیں کیا گیا لیکن مذہبی لیڈر شپ صرف مردوں کے سپرد کی گئی ہے اور اس کی بعض وجوہات ہیں- لیکن جہاں تک عورتوں کے مقام و مرتبہ کا تعلق ہے خدا کے ہاں عورتوں کا بڑا مقام ہے لیکن جسمانی ساخت اور خلقت میں فرق کی وجہ سے انہیں بعض مذہبی ذمہ داریوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے- حضور نے فرمایا کہ احمدی عورتوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت ہے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، صرف پابندی یہ ہے کہ وہ اپنی عصمت و پاکیزگی کی حفاظت کریں-

☆ مکاشفہ یوحنا کے متعلق ایک سوال پر حضور انور نے اس بارہ میں تفصیل سے اپنی تحقیقات پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ مکاشفہ حضرت یحیٰ علیہ السلام کا ہے اور آنحضرت ﷺ کے وجود میں یہ مکاشفہ حیرت انگیز طور پر پورا ہوا ہے-

اختتامی خطاب: ۴ مئی بروز اتوار بیت النور میں جلسہ کے اختتامی اجلاس کا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیر صدارت قریباً ساڑھے بارہ بجے ہوا- تلاوت قرآن مجید اور اس کے اردو ترجمہ کے بعد جو مکرم کوثر احمد صاحب بنگالی نے کی مکرم افتخار نذر صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی- حضور نے ان کی خوش الحانی کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ ایسے پروگرام بنائیں کہ جس میں شعر پڑھے جائیں تو اس میں ان شعروں کا مفہوم پہلے اچھی طرح سمجھا دیا جائے تاکہ لوگ جب سنیں تو پھر ان کے معانی میں ڈوب کر اس کو سمجھ سکیں-

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے اختتامی خطاب فرمایا- تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے فرمایا کہ الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ ہالینڈ کا یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچ رہا ہے- حضور نے اختتامی اجلاس کے آغاز میں پڑھی جانے والی آیات قرآنیہ (سورہ الرعد آیات ۲۰ تا ۲۷) کو ہی خطاب کا موضوع بناتے ہوئے ان کی مختصر تفسیر بیان فرمائی- حضور نے فرمایا کہ ان آیات میں بہت گہری حکمت کی باتیں ہیں جو انسانی زندگی کو ایسا واضح لائحہ عمل دکھاتی ہیں جن پر چلتے ہوئے انسان اپنی عاقبت کی زندگی کو سنوارتا چلا جاتا ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'جو شخص جانتا ہے کہ جو کلام تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اتارا گیا ہے وہ بالکل حق ہے، کیا وہ اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہے-' حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ 'اعمیٰ' (اندھے) قرار دیتا ہے، ان کا عمل، روزمرہ کی زندگی ایسے حال میں چلتی ہے جو اندھوں کا حال ہے- اپنے اعمال کی پہچان بصیرت کی پہلی شناخت ہے- حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اترنے والے کلام کو حق ماننے والوں اور نہ ماننے والوں کے اعمال میں نمایاں فرق ہے- حضور نے فرمایا کہ جو دیکھتا ہے وہ سب سے پہلے خود کو دیکھتا ہے اور اس کو دیکھتے ہوئے انسان گناہ نہیں کر سکتا- پھر جو خدا کو دیکھ رہا ہے اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ اپنی زندگی کو ایسا بنائے اور اس طرح گزارے کہ وہ خدا کی نظر میں ہے- اس کے بعد کی آیات میں اللہ تعالیٰ وہ صفات بیان فرماتا ہے جو واقعۃً دیکھنے والوں کی زندگی کا نمونہ ہے- یہ وہ لوگ ہیں جو ایک زندہ خدا سے عہد کرتے ہیں اور وہ میثاق باندھتے ہیں جو شریعت کا میثاق ہے اور پھر وہ خدا کے عہد کو توڑا نہیں کرتے- میثاق عمومی طور پر شریعت کے قانون کو کہا جاتا ہے جو کسی نبی پر نازل ہو اور عہد بہت سے وقتوں کے، زمانوں کے عہد ہیں جو میثاق کے علاوہ بھی زائد ضرورتوں کے وقت لئے جاتے ہیں جیسے مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا ہے-

پھر قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ لوگ ان باتوں کو جوڑتے ہیں جن کو جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے۔ان باتوں میں صلہ رحمی ہے، ماں باپ، بہن بھائیوں، لولاد، ہمسایہ اور معاشرہ کے حقوق، انسانی سوسائٹی کے حقوق ہیں۔ان کو جوڑنے کا حکم ہے یعنی اگر ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کریں تو آپ کے ان سے تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں۔صلہ رحمی سے شروع ہو کر "یصلون"کا مضمون تمام بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی تک جاتا ہے۔بین الاقوامی وحدت جو حضرت محمدؐ رسول اللہ کی بعثت کی اعلیٰ غرض ہے وہ کیسے پوری ہو سکتی ہے اگر تمام بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ ہوں۔

پھر فرمایا ہے کہ 'وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں' یعنی تعلقات کے قائم رکھنے میں محض انسانی ہمدردی کے اصولوں کے پیش نظر ایسا نہیں کرتے بلکہ اس لئے کہ وہ خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرتے وقت اس کی پکڑ پر نظر رکھتے ہیں۔حضور نے فرمایا کہ ہر وقت خدا کی نظر میں رہنا اور اپنی خواہشات کی گردن پر چھریاں پھیرنا بڑا مشکل کام ہے مگر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کا پیار پانے کی خاطر، اس کی توجہ کی نظر کی خاطر ان باتوں سے صبر کر جاتے ہیں اور اس کے نتیجے میں جو اس کے پیار کی نظر پڑتی ہے وہ ان کے سارے دکھ دور کر دیتی ہے۔جو خدا کو دیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو ڈھالتا ہے اس کے لئے اس دنیا میں بھی جزا ہے۔جب صبر کے ساتھ ان کو جزا نصیب ہوتی ہے تو بدیوں سے دل ہٹ جاتا ہے اور خدا کی طرف ایک مثبت حرکت شروع ہوتی ہے۔چنانچہ فرمایا کہ وہ نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے "سرا و علانیۃ" خرچ کرتے ہیں۔وہ حسن کو پہچان کر اس کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے ہیں۔

حضور نے ان آیات کی نہایت ہی دلنشیں پر معارف تشریح کرتے ہوئے انکے مضامین کو سمجھا کر مثالوں سے واضح فرمایا اور فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے والدین، ازولج، اور ذریات بھی جنت میں تمہارے ساتھ ہوں تو ان کی اصلاح لور نیکی کی کوششوں سے غافل نہ ہونا۔خطاب کے آخر پر حضور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھ کر ان آیات کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔بعد ازاں حضور نے ہاتھ اٹھا کر اختتامی دعا کروائی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

آج سہ پہر بھی حضور چند خدام کے ہمراہ سائیکلنگ پر تشریف لے گئے۔

مجلس عرفان: شام پونے نو بجے بیت النور میں اردو میں مجلس عرفان ہوئی۔چند اہم سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں:

☆ ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا ستاروں کی کوئی تاثیر روز مرہ زندگی پر ہوتی ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں جس کا اثر نہ پڑ رہا ہو۔اس مجموعی اثر کے نتیجہ میں انسان اپنے درجہ عروج کو پہنچا ہے۔مگر یہ کہنا کہ کسی ستارے کے اثر کے نتیجے میں کسی کی قسمت بدل گئی وغیرہ یہ جھوٹ ہے۔

☆ ایک صاحب نے کہا کہ پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف صاحب نے قرض اتارو سکیم کے تحت غیر ملکوں میں آباد افراد کو ملک کے لئے سرمایہ دینے کی تحریک کی ہے۔اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس اتنے پیسے ہیں کہ اس سکیم میں دے سکیں۔اس نے کہا کہ کچھ گنجائش نکال رہا ہوں۔حضور نے فرمایا کہ ایک نواز شریف صاحب نے قرض مانگا ہے جس میں سودی شرائط کے ساتھ واپسی کا اعلان کیا ہے دوسرے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسنا فیضا عفہ لہ ...... الخ"۔کہ کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تاکہ وہ اسے بڑھا کر واپس کرے۔حضور نے فرمایا کہ اب آپ کے لئے چوائس (Choice) ہے کہ خدا کو قرض دیں یا نواز شریف صاحب کو۔

☆ ایک دوست نے کہا کہ اس کے ایک ڈچ استاد نے کہا ہے کہ اگر خدا انصاف کرتا ہے تو پھر وہ کیوں معاف کرتا ہے۔حضور نے فرمایا کہ آپ اس سے یہ پوچھیں کہ کیا تم نے کبھی کسی کو معاف کیا ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہے کہ کیا ہے تو اس سے کہیں کیا تم غیر منصف ہو، تم انصاف نہیں کرتے؟۔تب اسے اپنی فطرت کے حوالہ سے پتہ چلے گا کہ انسان دوسرے کو اپنے قصور معاف کر سکتا ہے۔تمہارا کوئی نقصان کرے تو تمہیں اسے سزا دینے کا حق ہے لیکن چاہو تو معاف بھی کر سکتے ہو۔لیکن ہمسایہ کا کوئی نقصان کر دے تو آپ کو معاف کرنے کا حق نہیں ہے۔انسان صرف اپنے قصور معاف کر سکتا ہے۔ہم خدا کو صرف انصاف کرنے والا ہی نہیں بلکہ مالک بھی مانتے ہیں۔چنانچہ وہ جس کو چاہے اس کی لغزش یا گناہ پر سزا دے اور جس کو جب چاہے معاف کر دے۔

☆ سائل نے اسی استاد کا یہ سوال بھی پیش کیا کہ اسلام نے عورت کا ورثہ میں مرد سے آدھا حق کیوں رکھا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ اسے کہیں کہ تمہارے مذہب نے تو آدھا بھی نہیں رکھا بلکہ آج سے ایک صدی قبل تک یورپ میں بھی یہ حق نہیں تھا اور ۱۴۰۰ سال قبل قرآن مجید نے عورتوں کو یہ حق دیا اور تم اس پر اعتراض کرتے ہو۔پھر حضور نے عورتوں کا مردوں کی نسبت نصف حق رکھنے کی حکمت بیان فرمائی اور بتایا کہ اسلامی نظام میں گھر کو چلانے اور اخراجات مہیا کرنے کی ذمہ داری عورت پر نہیں بلکہ مرد پر ڈالی گئی ہے۔

☆ ایک خاتون نے سوال کیا کہ ان کی ایک دوست کو گردے کی تکلیف ہے اور یہ بیماری ورثہ میں ان کے بچوں میں بھی چل رہی ہے، کیا موروثی بیماری کا ہومیو پیتھک میں کوئی علاج ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ ہومیو پیتھی میں بعض ایسی ادویہ ہیں جو بنیادی خلیوں میں موجود بیماریوں میں کام کرتی ہیں مگر ابھی تک اکثر ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کو اس کا تجربہ نہیں ہوا۔لیکن جن کو تجربہ ہو گیا ہے وہاں فائدہ دکھائی دیا ہے۔حضور نے بتایا کہ بعض خاندانوں میں موروثی طور پر قد چھوٹے رہتے تھے ان کے بچوں کا ہومیو علاج کیا تو خدا کے فضل سے غیر معمولی فرق پڑا۔حضور نے فرمایا کہ میں یہ بات اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ملکہ دیا ہے کہ ایسی بیماریوں کا علاج کر سکوں بلکہ میرا مقصود یہ ہے کہ امید کا دروازہ بند نہیں کرنا چاہئے۔ایسے معاملات جن میں موروثی بیماری کا خطرہ ہو یا ثابت ہو چکا ہو ان کا علاج ضرور کرنا چاہئے۔نہ یہ تعلّی جائز ہے کہ ٹھیک ہو جائے گا اور نہ ہی نا امید ہونا چاہئے کہ کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔

☆ اسلامی حکومتوں میں بیوہ کا کیا مقام ہے؟

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے حوالے سے فرمایا کہ اسلام میں بیواؤں کے حقوق مقرر کر دیئے گئے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے بار بار ان حقوق کا ذکر فرمایا ہے۔لیکن جہاں تک آج کی اسلامی حکومتوں کا تعلق ہے تو وہ تو اپنے روز مرہ کے بھوکے مرنے والوں کی دیکھ بھال بھی نہیں کر سکتیں تو انہوں نے بیواؤں کے حقوق کی خصوصی دیکھ بھال کیا کرنی ہے۔

☆ ایک سوال تھا کہ اگر خدا انصاف کرنے والا ہے تو افریقہ میں جو بچے بھوکے مر رہے ہیں ان کا خیال کیوں نہیں رکھتا؟

حضور نے فرمایا کہ اس سوال کا مختلف پہلوؤں سے تفصیلی جواب ضروری ہے۔حضور نے بتایا کہ میں نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس کا تفصیلی جواب موجود ہے۔یہ کتاب انشاء اللہ عنقریب شائع ہو گی۔مگر اصولی طور پر مختصر جواب یہ ہے کہ یہ حالات مغربی قوموں کی بے حسی کا نتیجہ ہیں کہ افریقہ کے لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ان لوگوں کو کئی سال پہلے حالات کا اندازہ ہوتا ہے مگر امیر قومیں اپنے فرض کو ادا نہیں کرتیں۔زائر کی مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ وہاں جو حالات پیدا ہوئے ہیں اس کا سو فیصد ذمہ دار امریکہ ہے۔پہلے اپنے مطلب کی خاطر، اپنے مقاصد کیلئے وہاں بادشاہ کو ہر قسم کے ظلم کی چھٹی دیئے رکھی لور اب یہ دکھاوا کر رہے ہیں کہ گویا امریکہ ان مرتے ہوئے لوگوں کو بچا رہا ہے۔

اس پر ایک دوست نے کہا کہ مغرب کو ہی ہمیشہ الزام کیوں دیا جاتا ہے جبکہ سعودی عرب کے پاس دولت کے انبار ہیں۔حضور نے فرمایا کہ جو دولت عربوں کے پاس جمع ہے ان عربوں کو غلط سہارا دینے والا کون ہے؟ امریکہ ہے۔اس کا مقصد ہے کہ ان کی دولت امریکہ کے فائدہ کے لئے استعمال ہو اور عرب اپنی مرضی سے آزادی سے جہاں چاہیں یہ رقم استعمال نہ کر سکیں۔اس پر امریکہ کا اتنا کنٹرول ہے کہ خلیج کی جنگ میں یہ معاملہ کھل کر سامنے آیا جب انہوں نے سعودی عرب سے جنگ کے خرچ کا مطالبہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تمہارے بینکوں میں ہماری دولت جمع ہے وہاں سے لے لو تو انہوں نے کہا کہ وہ تو پہلے ہی اہم جگہوں پر ہم Invest کر چکے ہیں۔اس لئے تم ہم سے بھاری سود پر قرضہ لے کر پھر یہ خرچ ادا کرو اور وہ عربوں کی دولت وسطی اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں ایسی جگہوں پر لگائی گئی ہے کہ وہاں سے اس کی واپسی کے دور کے بھی امکانات نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ سعودی عرب کے کردار پر میں تنقید کرتا رہتا ہوں لیکن جہاں مثلاً زائر وغیرہ کے معاملات میں سعودی عرب کا دخل نہیں وہاں میں اسے کیسے ملزم کر سکتا ہوں۔حضور نے تبت کے معاملہ میں بھی امریکہ کے کردار پر تنقید فرمائی۔حضور نے فرمایا کہ میں پاکستان لور دوسرے مشرقی ممالک پر بھی جہاں ضروری ہو تنقید کرتا ہوں۔اس میں مشرق یا مغرب کی بحث نہیں۔میں جو بات کرتا ہوں اس میں کسی قوم کے رنگ، نسل کا کوئی ذرہ بھی شائبہ نہیں ہوتا۔میں تو حق بات کہنے کے لئے قائم کیا گیا ہوں اور اس سے ذرہ بھی گریز نہیں کروں گا خواہ کوئی پسند کرے یا نہ کرے۔

یہ مجلس ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جاری رہی۔

۵ مئی کو صبح ۸ بجے حضور ایدہ اللہ مع افراد قافلہ نن سپیت سے برطانیہ کے لئے روانہ ہوئے اور اسی شام نو بجے بخیر و عافیت مسجد فضل لندن میں ورود فرما ہوئے۔

(رپورٹ: ابو لبیب)

(بشکریہ الفضل انٹر نیشنل لندن)

شکریہ احباب میرے والد محترم محمد دین صاحب مستری درویش مورخہ ۳۱۔۳۔۹۷ کو حرکت قلب بند ہونے کے باعث وفات پا گئے جس پر اندرون ملک و بیرون سے احباب جماعت کے تعزیتی خطوط موصول ہوئے جن کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں ہے۔لہذا اخبار بدر کے ذریعہ اپنی طرف سے اور تمام اہل خانہ کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (وحید الدین شمس قادیان)

طالبان دعا:
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-5222,248-1652
رہائش۔ 243-0794, 27-0471

ارشاد نبوی
الدین النصیحۃ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
(منجانب)
رکن جماعت احمدیہ بمبئی

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

GURANTEED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SO LIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
SOniky
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD
34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15

نیپال و بھوٹان میں تبلیغی جلسے

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں گزشتہ دنوں نیپال و بھوٹان میں تبلیغی و تربیتی جلسوں کا انعقاد کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ بہت کامیاب رہے اور اس کے نتیجہ میں سینکڑوں افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں الحمد للہ۔ نیپال میں پرسونی بھاٹہ کے جلسہ میں شمولیت کیلئے جاتے وقت بعض شر پسندوں نے مرکزی وفد کی جیپ کو رکا اور رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی یہ کوشش ناکام ہو گئی۔ اور کامیاب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اردگرد کے علاقوں سے کثرت سے احباب جماعت و زیر تبلیغ احباب شامل ہوئے۔ شر پسندوں نے بعد میں تھانہ میں تحریری معافی مانگی۔ بیر گنج جو نیپال کا بڑا شہر ہے وہاں پر بھی جلسہ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مہمان خصوصی D.S.P صاحب تھے۔ محترم سید عبد الباقی صاحب سب جج نے صدارت فرمائی۔ مکرم وکیل اعلیٰ صاحب بھی ان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ شہر کے معززین کے علاوہ مرکزی مبلغین مکرم محمد کلیم خان صاحب مکرم سید مبشر احمد عامل۔ مولوی عزیز احمد اسلم۔ سید طفیل احمد شہباز۔ زاہد احمد صاحب (ریلوے) اور معلمین و احباب نے شرکت کی۔ اس کے بعد کھنار و ٹہری میں بھی ہمارے جلسے خدا تعالیٰ کے فضل سے وسیع تبلیغ کا موجب بنے مکرم مولوی ایوب علی خان صاحب مرکزی مبلغ اور ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب نے معلمین کے ساتھ مل کر پروگرام کو کامیاب بنایا۔ ان کے ساتھ مکرم مولوی عزیز احمد صاحب اسلم مبلغ سلسلہ نے بھی اپنا تعاون دیا۔ اٹہری کے جلسہ میں شہر کے Mayor شری پرمود کمار شرشیٹھا نے بھی بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔

مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ نے اس جلسہ کی صدارت کی۔ اس جلسہ میں پریس کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور اخبارات میں جماعت کی پر امن تعلیم اور کلکی کے اوتار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبریں شائع کیں ہیں۔ اس کثرت سے پہلے کبھی نیپال کی اخباروں میں جماعت کے بارہ میں خبریں شائع نہیں ہوئیں۔ اس کے بعد نیپال کے دار الخلافہ کاٹھمنڈو میں جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد ۲۶ اپریل کو وہاں کے ایک بڑے مشہور سیمینار ہال میں منعقد کیا گیا۔ جس کیلئے مکرم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب اور مکرم مولوی عطاء الرحمٰن صاحب خالد مبلغ سلسلہ کاٹھمنڈو نے بڑی محنت سے تیاریاں مکمل کیں۔ اس جلسہ میں نیپال کے وزیر قانون وانصاف نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر نیپال نے کی اس جلسہ کی خبریں بھی نیپال کے کثیر الاشاعت روزنامہ و ہفتہ وار اخباروں میں شائع ہوئیں۔ جس میں تمام مذاہب کی عزت و تکریم کرنے کی جماعتی تعلیم کو سراہا گیا۔ اور اس بات کا ذکر بھی کیا گیا کہ جماعت احمدیہ دکھی انسانیت کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ اس موقعہ پر اسلامی اصول کی فلاسفی کے نیپالی ترجمہ کو معزز افراد میں تقسیم کیا گیا اور مہمانان کرام کی تواضع کی گئی۔

اسی طرح بھوٹان بارڈر پر (جے گاؤں) میں ایک بڑا جلسہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب طاہر سابق مشنری بھوٹان کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ جس میں ۱۵۰ سے زائد تعداد میں بھوٹانی مرد خواتین و بچوں نے شرکت کی مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر بنگال و نیپال اور مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی۔ بھوٹان کے پوسٹل چیف اور آچاریہ جی بھی تشریف لائے تھے جنہوں نے تقاریر بھی کیں۔ اس جلسہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس بھوٹانی نیشنل افراد نے بیعت کر لی ہے الحمد للہ۔ تمام جلسوں کے انعقاد میں جماعتوں کے صدر صاحبان و معلمین نے بھرپور تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین اور ان جلسوں کو محض اپنے فضل سے بہترین نتائج ظاہر فرمائے اور نیپال و بھوٹان میں جلد سے جلد احمدیت کا اثر و نفوذ ظاہر ہو۔ آمین۔

(فاروق احمد ناصر مبلغ سلسلہ محبوک سکم وانچارج مبلغ بھوٹان)

چلپہ کنٹلہ (آندھرا پردیش) میں احمدی و غیر احمدی علماء کے درمیان

مباحثہ

غیر احمدی علماء نے جھوٹ گالیوں اور مار پیٹ کا سہارا لیا

گاؤں کے ہندو اور مسلمان معززین کی گواہیاں

الحمد للہ کہ گزشتہ ہفتہ تبلیغ کے دوران مکرم عبد الرشید صاحب دیو درگی نائب سیکرٹری تبلیغ اور مکرم مولوی عبد الحمید صاحب بڑھانہ معلم کی تبلیغ کے ذریعہ چلپہ کنٹلہ کے افراد کو بیعت کی سعادت ملی اس کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب بڑھانہ کو ہی وہاں تعلیم و تربیت کیلئے متعین کیا گیا بعدہ نومبائعین کل کے مخالفین احمدیت نے اس بات کا علم ہونے پر مار پیٹ کرنے کی کوشش کی۔ مگر گاؤں کے ہندو صاحبان نے بچایا اور گاؤں کے تقریباً ۷۰ افراد نے جا کر ان لوگوں کو سمجھایا کہ شر پھیلانے والی ایسی حرکتوں سے باز آئیں لیکن قرب و جوار کی بستیوں میں مخالفین احمدیت جھوٹے الزامات اور غلط پروپیگنڈہ کے ذریعہ احمدیت کو بدنام کرتے رہے اور ان نو مبائعین کو بہکانے کی کوشش کرتے رہے چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے اس جماعت سے تین خدام جلسہ سالانہ قادیان میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہر الزام بے بنیاد ہر دلیل کذب پر مبنی تھی ان کے ایمان میں مزید تقویت پیدا ہوئی اور انہوں نے قادیان سے واپس آکر اپنی جماعت کے احباب و مستورات کو حقائق سے آگاہ کرایا جس سے مزید پختگی لوگوں میں پیدا ہوئی۔

چنانچہ ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے بعد بھی مخالفین کو اپنے بد ارادوں میں جب کامیابی نہیں ملی تو انہوں نے مباحثہ کرانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ مخالفین احمدیت کی طرف سے مکرم جان محمد صاحب ٹیچر نے تحریری طور پر مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چلپہ کنٹلہ کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ اگر مباحثہ میں حاضر نہیں ہوئے تو تم لوگ جھوٹے ہو۔ ۲۹-۳-۹۷ کی تاریخ مقرر کی گئی چنانچہ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج آندھرا اور خاکسار چلپہ کنٹلہ روانہ ہوئے۔ مخالفین احمدیت کی طرف سے مباحثہ کی دعوت دینے والے مکرم جان محمد صاحب نے مندرجہ ذیل ایجنڈا مقرر کیا۔

"احمدی مسلمان ہیں یا کافر"

ٹھیک نو بجے مخالفین احمدیت کے علماء اور جماعت کے علماء دونوں گرام پنچایت آفس میں جمع ہوئے۔ شرائط مباحثہ طے کی گئیں چنانچہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء بحث کیلئے لکھائے گئے۔

۱۔ مکرم مولانا ایم ایچ محمد ظفر اللہ صاحب سرکل انچارج نلگنڈہ۔
۲۔ خاکسار حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ احمدیہ۔
۳۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید بیرون
۴۔ مکرم مولوی حبیب اللہ شریف صاحب معلم وقف جدید بیرون
۵۔ مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت احمدیہ چلپہ کنٹلہ

مخالفین احمدیت کی طرف سے مندرجہ ذیل علماء بحث کیلئے لکھائے گئے۔

۱۔ مکرم مولانا عبد العزیز صاحب سوریہ پیٹ۔
۲۔ مکرم مولانا زبیر احمد کوتہ گوڑم
۳۔ مکرم مولانا اکبر الدین صاحب۔
۴۔ مکرم مولانا حافظ محمد فیض اللہ صاحب قادری
۵۔ مکرم مولانا مفتی ریاض الدین۔

تمام علماء کو کھڑا کر کے ان کا تعارف کروایا گیا بعد ازاں مکرم مولانا زبیر احمد صاحب ایجنڈا تبدیل کرنے پر بہت زور دیتے رہے اور اس کیلئے انہوں نے کافی شور و غل کیا اور بہت سارا وقت ضائع ہو گیا۔ اور افراتفری پیدا کرنے کی کوشش کی۔

احمدی علماء نے اللہ کے فضل سے قرآن و حدیث سے دلائل پیش کئے جبکہ غیر احمدی علماء نے اپنی عادت کے مطابق ہر موقعہ پر جھوٹ اور گالیوں کا سہارا لیا۔ اس طرح تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بحث چلی اور آخر میں مکرم محمد ظفر اللہ صاحب نے قرآن کریم پکڑ کر قسم کھائی کہ ہمارا کلمہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے" اس پر صدر اجلاس نے فیصلہ کیا کہ "ہندوستانی قانون کے مطابق ہر آدمی کو مذہبی آزادی ہے اور جب تک احمدی کلمہ محمد پڑھائیں گے ہم احمدیوں کو رکھیں گے"۔ جب یہ فیصلہ ہو گیا تو اجلاس برخاست ہو گیا۔ باہر نکلتے ہی مخالفین احمدیت نے فساد کرنا شروع کیا اور احمدی علماء کو مار پیٹ کرنا شروع کر دیا۔ اس پر ہندو صاحبان اور نوجوانوں نے خود شریروں کو گاؤں سے باہر نکال دیا بعد ازاں سرپنچ مکرم PULSU NARSAYYA نے مع مہر و دستخط لکھ کر دیا کہ غیر احمدی علماء نے شرارت شروع کی تھی ملاحظہ ہو تیلگو زبان میں تصدیقی گواہی ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس طرح ایک بار پھر صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی اور مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بڑی شان سے پورا ہوا کہ "انی مھین من اراد اھانتک" ان لوگوں نے احمدیوں کو مارنے کی کوشش کی تھی مگر وہ خود خدا کی قدرت کی مار اور ذلت و رسوائی کے ساتھ واپس گئے۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پہ نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

تمام قارئین سے اس مباحثہ کے دیرپا اور دور رس نتائج ظاہر ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(حافظ سید رسول نیاز نائب نگران اعلیٰ آندھرا)

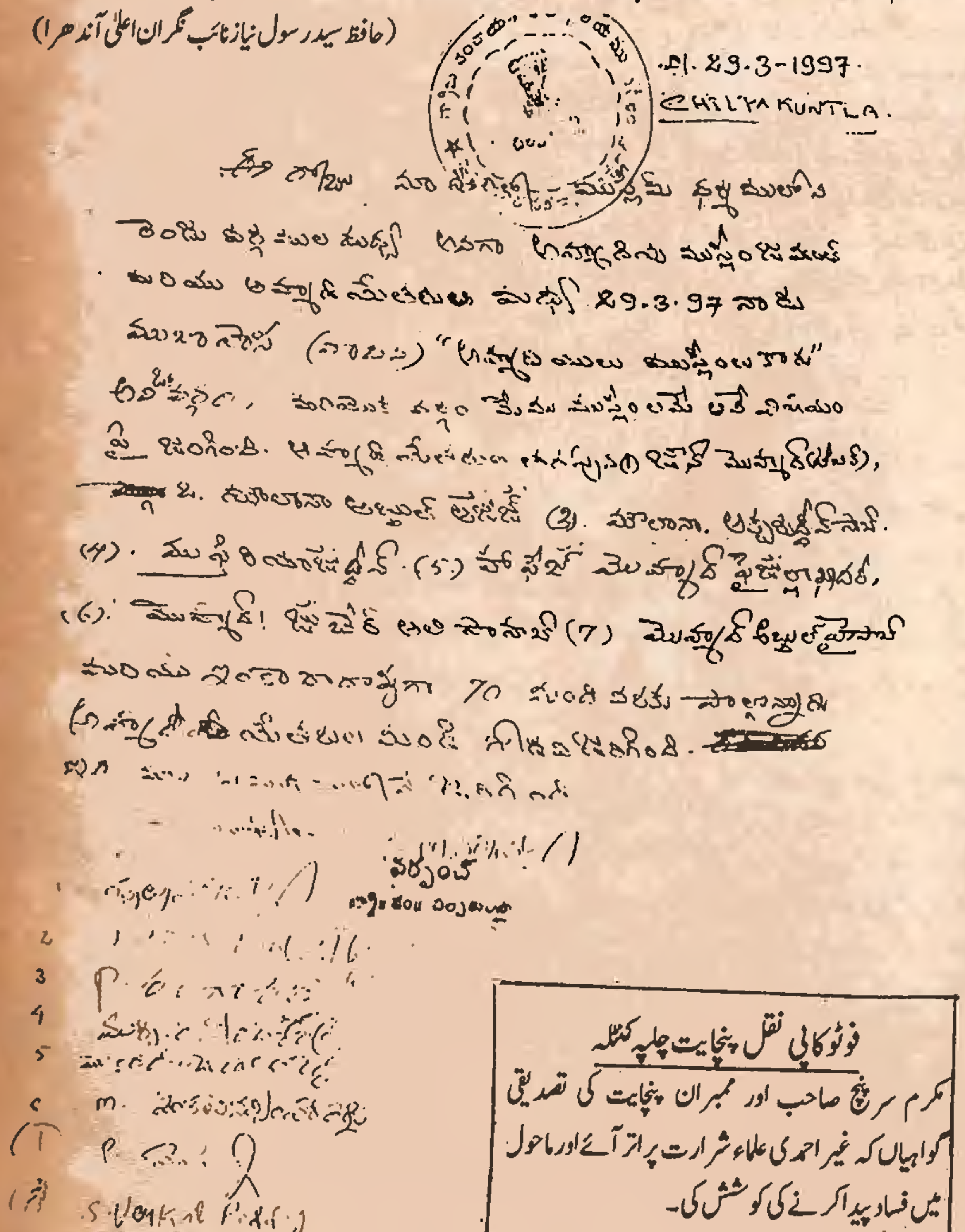

فوٹو کاپی نقل پنچایت چلپہ کنٹلہ

مکرم سرپنچ صاحب اور ممبران پنچایت کی تصدیقی گواہیاں کہ غیر احمدی علماء شرارت پر اتر آئے اور ماحول میں فساد پیدا کرنے کی کوشش کی۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105 | ✆ 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 | THURSDAY, | JUN 12th1997 | ISSUE NO 24

ہومیو پیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 31)

سائکلیمن یوروپیم

CYCLAMEN EUROPAEUM

سائیکلیمن ایک پودے کی جڑ سے تیار کی جانے والی دوا ہے جس کے بارے میں عجیب و غریب روایات مشہور ہیں۔

سائیکلیمن بہت سے تضادات پر مشتمل دوا ہے اس کی علامات رکھنے والے مریض کا حرکت کرنے کو بالکل دل نہیں چاہتا لیکن حرکت سے تکلیف میں کمی آ جاتی ہے۔ مریض کھلی ہوا میں گھبراہٹ محسوس کرتا ہے لیکن بیماری کو افاقہ ہوتا ہے خصوصاً نزلہ زکام اور کھانسی میں کھلی ہوا سے آرام آتا ہے۔ مریض جسمانی کمزوری کی وجہ سے حرکت کرنے اور چلنے پھرنے سے گھبراتا ہے۔ سائیکلیمن میں عورتوں کا ماہانہ نظام متاثر ہوتا ہے اور بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے۔ حیض بہت جلد جلد، مقدار میں زیادہ، کالا اور منجمد خون ہوتا ہے۔ حرکت سے خون میں کمی آجاتی ہے۔ حیض کی خرابی کی وجہ سے شدید خون کی کمی ہو جائے اور یہ کیفیت بڑھتی جائے تو اس میں سائیکلیمن بہت اہم دوا ہے۔

سائیکلیمن کا مریض رات کو بہت بے چین ہوتا ہے ان معنوں میں رسٹاکس سے مشابہ ہے۔ رسٹاکس میں بھی آرام سے بے چینی بڑھتی ہے اور چلنے سے آرام محسوس کرتا ہے۔ سائیکلیمن میں چلنے سے کمزوری بڑھتی ہے لیکن دردوں اور تکلیفوں میں کمی آ جاتی ہے۔

سائیکلیمن میں مریض کی ذہنی کیفیات بھی ادلتی بدلتی رہتی ہیں ایک دم خوشی کے احساسات کی وجہ سے ہیجانی کیفیت ہوگی یا پھر ایک دم تھک کر گر جائے گا اور دماغ بالکل خالی ہو جاتا ہے بولنے کو بھی دل نہیں چاہتا تمام قسم کے کاموں سے نفرت ہو جاتی ہے۔ چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

سائیکلیمن کی مریضہ سمجھتی ہے کہ وہ دنیا میں اکیلی ہے اور ہر کوئی اس کے بارے میں بری باتیں کرتا ہے اکثر نوجوان بچیوں میں یہ کیفیت ہوتی ہے میں نے ایسی بچیوں کو سلفر اور سٹرامونیم دی تھی لیکن کوئی غیر معمولی فائدہ نہیں ہوا۔ سائیکلیمن دینی چاہیے۔

سائیکلیمن میں سر درد بہت شدید ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ... کہ پھٹ جائے گا۔ صبح کے وقت سر درد شروع ہوتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے ستارے چمکتے ہیں۔ نظر دھندلا جاتی ہے۔ ایسا بھینگاپن جس میں ڈیلے اندر کی طرف سکڑتے ہیں اس میں سائیکلیمن بہت مفید دوا ہے۔ آنکھوں میں حدت اور گرمی کا احساس ہوتا ہے ایک کے بجائے دو دو نظر آتے ہیں آنکھ کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں، آدھی نظر غائب ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے دھبے آتے ہیں جو مختلف رنگوں کے بھی ہوتے ہیں۔

سائیکلیمن میں دائیں کان کے اندر کھنچنے والا درد ہوتا ہے کانوں میں گھن گرج کی آوازیں آتی ہیں۔ قوت شنوائی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔

سائیکلیمن میں گلے میں جلن، خشکی اور کھرچن کا احساس ہوتا ہے۔ اس دوا میں عموماً پیاس نہیں ہوتی لیکن بخار میں شام کے وقت مریض کی پیاس بہت بڑھ جاتی ہے۔

معدے کی تمام تکالیف پلسٹیلا سے ملتی جلتی ہیں۔ چربی والے کھانے سے نفرت، گرمی اور جلن کا احساس کافی کے بعد تکلیفیں بڑھ جاتی ہیں یہ علامت اگنیشیا میں بھی پائی جاتی ہے۔ سائیکلیمن مونہہ کی خشکی، پیاس کی کمی اور پیشاب کی زیادتی میں جلسیمم سے مشابہ ہے۔ عام طور پر پسینہ بھی کم ہوتا ہے لیکن کمزوری ہو تو مریض پسینہ سے تر بتر ہو جاتا ہے۔ پیشاب مقدار میں بہت زیادہ بالکل بے رنگ پانی کی طرح۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اگر ذہنی بوجھ یا فکریں اور پریشانیاں بہت بڑھ جائیں تو خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے بار بار پیشاب آتا ہے اور خون میں پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اگر پراسٹیٹ گلینڈز کی خرابی کی وجہ سے تکلیف ہو تو مردانہ کمزوریاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں ان میں سائیکلیمن ضرور دینی چاہیے۔

سائیکلیمن کی بلغم میں سفیدی ہوتی ہے اس کا مطلب ہے کہ جراثیم کا حملہ بہت شدید نہیں ہے اور انفکشن نہیں ہوئی اگر انفکشن ہو تو زردی مائل بلغم ہوتی ہے جو بڑھ کر سبزی مائل بھی ہو جاتی ہے جس کا مطلب ہے کہ بہت سے جراثیم نے مل کر حملہ کیا ہے۔ سائیکلیمن میں دم گھٹنے والی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ حرکت اور آرام سے سینے میں درد ہوتا ہے اور سانس میں گھٹن کا احساس نمایاں ہے۔

سائیکلیمن میں تمام جسم میں بھاری پن پیدا ہو جاتا ہے، گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے جس کی وجہ سے ہاتھوں سے چیزیں گرتی ہیں۔ ان حصوں میں جہاں ہڈیاں جلد کے بالکل نزدیک ہوں درد ہوتا ہے۔ دائیں ہاتھ میں فالجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو لکھنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ پاؤں کی ایڑیوں میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہے بعض اوقات یہ درد ہڈی کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس کا زیادہ گہرا علاج کرنا پڑتا ہے اور ہڈی مزید بڑھنا بند ہو جاتی ہے لیکن جہاں ہڈیاں بہت بڑھ گئی ہوں اس صورت میں اپریشن کروانا پڑتا ہے۔ جو دوائیں اس تکلیف کو کم کرنے میں ممد ہوتی ہیں ان میں آرنیکا، لیڈم روٹا، فلکیریا فلور اور رسٹاکس شامل ہیں۔ بعض صورتوں میں فلکیریا کارب بھی مفید ہے۔

سائیکلیمن میں خارش کھجلانے سے اپنی جگہ بدل لیتی ہے۔ یہ علامت اور بھی بہت سی دواؤں میں پائی جاتی ہے۔ سائیکلیمن میں بہت چھینکیں آتی ہیں صبح کے وقت بہنے والا نزلہ ہوتا ہے۔ مونہہ میں بہت تھوک بنتا ہے جس میں نمک کا مزہ ہوتا ہے۔

ڈروسرا روٹنڈیفولیا

DROSERA ROTUNDIFOLIA

(Sundew)

ڈروسرا ایک بہت مفید اور کارآمد پودا ہے جو کیڑے مکوڑے کھاتا ہے۔ اس کے پتوں کی سطح پر سرخی مائل بال ہوتے ہیں جن سے رطوبت خارج ہوتی ہے جو کیڑے مکوڑوں کو قابو کرنے اور انہیں ہضم کرنے میں ممد ثابت ہوتی ہے۔ یہ رطوبت سورج کی روشنی میں شبنم کے قطروں کی طرح چمکتی ہے۔ اس کے پتے زمین پر پھیلے ہوتے ہیں جونہی کوئی کیڑا قریب آتا ہے یہ پتے فوراً بند ہو جاتے ہیں اور کیڑا ان کی غذا بن جاتا ہے۔

سولہویں صدی میں ڈروسرا کو تپدق کے علاج کے سلسلہ میں بہت شہرت ملی لیکن اس کے بارے میں کہا گیا کہ جن مریضوں نے اس کو استعمال کیا وہ ان مریضوں کی نسبت جلد راہی عدم ہو گئے جنہوں نے اسے استعمال نہیں کیا۔ تپدق کے علاوہ اسے دانت درد، پاگل پن اور وضع حمل کے وقت کی تکلیفوں کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ ہومیو پیتھی طریقہ علاج میں اس پودے کے عرق سے دوا تیار کی جاتی ہے۔ ڈروسرا کو عموماً کھانسی میں استعمال کیا جاتا ہے اور اس دوا کو کھانسی سے ہی منسوب کر دیا گیا ہے حالانکہ اسے دراصل تشنج سے باندھنا چاہیے تاکہ اس تعلق سے اس کا دائرہ عمل زیادہ وسیع ہو جائے اور صرف کھانسی میں ہی نہیں بلکہ بعض دوسری بیماریوں میں بھی ڈروسرا کی یاد آئے اور یہ کام بھی دکھائے۔ ان بیماریوں میں سے ایک مرگی ہے۔ تشنج کے نتیجہ میں بے ہوشی کے دورے کے بعد مریض بہت فکر مند اور بے چین رہتا ہے اس پریشانی کو دور کرنے میں ڈروسرا چوٹی کی دوا ہے خواہ یہ دورے مرگی کے نہ ہی ہوں۔ ڈروسرا کو عورتوں کے حیض ختم ہونے کے زمانے میں پیدا ہونے والی علامتوں میں بھی استعمال کرنا چاہیے کیونکہ اس دور کی بیماریوں کی علامتیں ڈروسرا سے بہت ملتی ہیں۔ چہرہ کی تمتماہٹ اور خون کا دوران کسی خاص عضو کی طرف ہو جانا، بے چینی وغیرہ وغیرہ ڈروسرا میں پائی جاتی ہے۔

ڈروسرا کا مریض اکیلا رہنے سے گھبراتا ہے اور شکی مزاج ہو جاتا ہے اپنے قریبی دوستوں پر بھی اعتبار نہیں کرتا۔ سانپ کے زہر سے تیار کی جانے والی اکثر دواؤں میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ڈروسرا کا مریض توہمات کا شکار ہو جاتا ہے۔ بے چینی اور پست ہمتی کے علاوہ ہمیشہ زندگی کے تاریک پہلوؤں پر نظر رکھتا ہے بے حد چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ سر میں درد خصوصاً پیشانی میں ہوتا ہے اور رخسار کی ہڈیوں میں باہر کی طرف پھیلتا ہے، کھلی ہوا میں چلنے سے چکر آتے ہیں اور بائیں طرف گرنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بائیں طرف آدھے چہرے پر شدید سردی کے ساتھ ڈنگ دار دردوں کا احساس اور دائیں آدھے چہرے پر خشکی اور گرمی کا احساس بھی ڈروسرا کی خاص علامت ہے جو اسے دوسری دواؤں سے ممتاز کرتی ہے۔

ڈروسرا میں شدید خارش جو تیزاب کی طرح جلد کو کھا جاتی ہے اور زخم پیدا کرتی ہے پائی جاتی ہے ہر وہ دوا جو اندرونی طور پر جھلیوں پر اثرانداز ہوتی ہے وہ لازماً جلد پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ ڈروسرا چونکہ اندرونی جھلیوں پر اثرانداز ہونے والی دوا ہے اس لئے اگر اس کا رجحان بیرونی جلد پر منتقل ہو جائے تو بیماری باہر جلد پر ظاہر ہو کر اور اندر سے ختم ہو جائے گی اس لئے دونوں قسم کی علامات پر نظر رکھنی چاہیے۔ اگر کسی بچے کو شدید زخم پیدا کرنے والی خارش ہو اور اس میں کھانسی کے ساتھ تشنج کی علامت بھی ملتی ہو اسے ڈروسرا ضرور دینی چاہیے۔ ڈروسرا میں کانوں کے شور کی علامت بھی پائی جاتی ہے دھمک والی آوازیں آتی ہیں۔ کیوپرم کی طرح کلائی اور ہاتھ میں اینٹھن ہوتی ہے یہ علامت پلمبم، روٹا اور نیٹرم فاس میں بھی پائی جاتی ہے ان کی سب کی عمومی علامات کو ذہن نشین کرلیں تو صحیح دوا کی تشخیص مشکل نہیں ہے۔ ڈروسرا کی خاص علامت یہ ہے کہ جب کسی چیز کو پکڑنے لگیں اور زور لگائیں تو تشنج ہو جاتا ہے۔ اگر کھانے کے بعد حنجرے میں سرسراہٹ ہو اور کھانسی شروع ہو جائے تو ڈروسرا سے فائدہ ہوتا ہے۔

ڈروسرا کی کھانسی ٹھنڈی چیزیں پینے سے بڑھتی ہے۔ کیوپرم اور کوکس میں ٹھنڈے مشروب سے کھانسی کو آرام آتا ہے۔ کھٹی چیزیں کھانے سے پیٹ میں درد ہو جائے تو ڈروسرا بہت مفید ہے۔ دیسی کیکر کے درخت پر جب پھلیاں آتی ہیں، تو اس موسم میں خوب کھانسی کی وباء پھیلتی ہے اس کھانسی میں ڈروسرا بہت مفید دوا ہے۔ ڈروسرا میں سانس کی نالی میں تنگی اور سکڑن کا احساس ہوتا ہے۔ ایسی کھانسی جس میں گلے میں بے چینی کا مستقل احساس رہے اور کھانسنے سے بھی آرام نہ آئے اس میں ڈروسرا بہت مفید دوا ہے۔ آدھی رات کے بعد شروع ہونے والی کھانسی اور وہ کھانسی جو بولنے سے بڑھ جائے میں ڈروسرا مفید ہے۔ کالی کھانسی کا دورہ دو تین گھنٹے تک چلتا ہے، بچہ کھانس کھانس کر نڈھال ہو جاتا ہے لیکن سکون کا ایک لمحہ نہیں ملتا سونے کے بعد آدھی رات کو پھر تکلیف سے آنکھ کھل جاتی ہے، تشنج بھی شروع ہو جاتا ہے اور پسینہ بھی بہت آتا ہے اس پہلو سے یہ کیوپرم سے بھی ملتی ہے۔ مگر ڈروسرا کے تشنج میں اسہال کی علامت نہیں ہوتی اور چہرہ نیلا نہیں ہوتا لیکن پنڈلیوں میں وقتی طور پر تشنج ہو جاتا ہے اگر ان دواؤں کو یکے بعد دیگرے استعمال کیا جائے تو کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور پہنچاتی ہیں۔

ڈروسرا کی کھانسی عموماً دورہ کی شکل میں آتی ہے، سانس لینے میں دقت ہوتی ہے، دم گھٹتا ہے قے آتی ہے اور جسم ٹھنڈے پسینہ سے بھر جاتا ہے۔ سینے کے عضلات میں تشنج ہوتا ہے، بلغم بآسانی باہر نہیں نکلتا۔ تپدق کی ابتدائی علامات میں ڈروسرا بہت مفید ثابت ہوتی ہے اور اسے مزید آگے بڑھنے سے روک دیتی ہے۔ ہڈیوں کے دق میں بھی یہ بہت اہم دوا سمجھی جاتی ہے اس دوا کا جوڑوں، کندھوں اور جسم کی لمبی ہڈیوں پر بھی اثر ہوتا ہے۔ پاؤں کے جوڑ اکڑ جاتے ہیں اور ٹانگوں میں لنگڑاہٹ کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں بستر بہت سخت محسوس ہوتا ہے۔ اگر مریض کو بخار ہو تو وہ جسم میں شدید سردی محسوس کرتا ہے اور کانپتا ہے، چہرہ گرم اور ہاتھ ٹھنڈے ہوتے ہیں، پیاس بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ ڈروسرا کی تکلیفیں لیٹنے سے اور بستر میں گرم ہونے سے بڑھتی ہے۔ ٹھنڈا مشروب پینے، گانے یا ہنسنے سے بھی تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

داخلہ مدرسۃ المعلمین قادیان

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم ستمبر ۹۷ء کو مدرسۃ المعلمین کا نیا تعلیمی سال شروع ہوگا۔ خواہشمند تندرست نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں درج ذیل کوائف ملحوظ رکھ کر محترم امیر صاحب / صدر صاحب جماعت کے توسط سے اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر دفتر وقف جدید بیرون میں ارسال کریں۔ مطبوعہ فارم امراء کرام اور صدر صاحبان سے حاصل کر سکتے ہیں۔

شرائط داخلہ

۱۔ امیدوار اپنی زندگی سلسلہ احمدیہ کیلئے وقف کرے۔

۲۔ ذہین و تندرست ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

۵۔ عمر ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔

۶۔ غیر شادی شدہ ہو۔

۷۔ امیدوار اپنے تعلیمی و طبّی سرٹیفکیٹ مع دو عدد فوٹو پاسپورٹ سائز ۲۰/جولائی ۱۹۹۷ء تک دفتر وقف جدید بیرون میں ارسال کرے۔

۸۔ تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر اترنے والے امیدوار کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔

نوٹ : قادیان آنے کیلئے اخراجات سفر امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۲۔ ٹسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے۔

۳۔ امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے نیز بستر وغیرہ اپنے ساتھ لے کر آئے۔

۴۔ امیدوار ۱۶۔ ۱۵ اگست تک قادیان ضرور پہنچے۔

۵۔ مقررہ تاریخ کے بعد کسی امیدوار کی درخواست قابل قبول نہ ہو گی۔

سلیبس

تحریری ٹیسٹ : میٹرک کے معیار کا ہوگا۔

اردو : مضمون، درخواست۔

انٹرویو : اسلامیات احمدیت۔ جنرل نالج اردو پڑھائی۔ قرآن مجید ناظرہ۔

(نگران مدرسۃ المعلمین قادیان)

ڈیزائننگ و کمپوزنگ : کرشن احمد قادیان۔ مصباح الدین قادیان